REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3.

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وانتم اذلۃ (آل عمران ۱۲۴)

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۲۶ — شمارہ ۲۶

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری

نائب ایڈیٹر: جاوید اقبال اختر، محمد انعام غوری

شرح چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالکِ غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN.
PIN. 143516.

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۷ر احسان (جون)۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مورخہ ۱۶ر جون ۷۷ء کی اطلاع مظہر ہے کہ
"انتڑیوں میں سوزش کی تکلیف ہے۔"

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۲۷ر احسان (جون)۔ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلّمہ اللہ تعالیٰ ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مع اہل و عیال و جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔

الحمد للہ ؁

۱۲ر رجب ۱۳۹۷ھ — ۳۰ر احسان ۱۳۵۶ ہش — ۳۰ر جون ۱۹۷۷ء

خدا تعالیٰ اِس جماعت کو ایک نمونہ کی قوم بنانا چاہتا ہے

مَیں صحابہؓ کا نمونہ اپنی جماعت میں دیکھنا چاہتا ہوں!

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام !!

(۱)

"مَیں یہی نمونہ صحابہؓ کا اپنی جماعت میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کو وہ مقدم کریں۔ اور کوئی امر اُن کی راہ میں روک نہ ہو۔ وہ اپنے مال و جان کو ہیچ سمجھیں..... صحابہؓ یہ چاہتے تھے کہ خدا تعالےٰ کو راضی کریں۔ خواہ اس راہ میں کیسی ہی سختیاں اور تکلیفیں اُٹھانی پڑیں۔ اگر کوئی مصائب اور مشکلات میں نہ پڑتا اور اسے دیر ہوتی تو وہ روتا اور چلّاتا تھا وہ سمجھ چکے تھے کہ ان ابتلاؤں کے نیچے خدا تعالیٰ کی رضا کا پروانہ اور خزانہ مخفی ہے..... صحابہؓ جس مقام پر پہنچے تھے اس کو قرآن شریف میں اس طرح پر بیان فرمایا ہے منہم من قضیٰ نحبہ' ومنہم من ینتظر۔ یعنی بعض ان میں سے شہادت پا چکے اور انہوں نے گویا اصل مقصود حاصل کر لیا۔ اور بعض اس انتظار میں ہیں کہ چاہتے ہیں کہ شہادت نصیب ہو۔ صحابہؓ دُنیا کی طرف نہیں جھکے کہ عمریں لمبی ہوں اور اس قدر مال و دولت ملے اور یوں بے فکری اور عیش کے سامان ہوں۔ مَیں جب صحابہؓ کے اس نمونہ کو دیکھتا ہوں تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوّتِ قدسی اور کمالِ فیضان کا بے اختیار اقرار کرنا پڑتا ہے کہ کس طرح پر آپؐ نے اُن کی کایا پلٹ دی۔ اور انہیں بالکل رُو بخدا کر دیا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِكْ وَسَلِّمْ۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۸۲، ۸۳)

(۲)

"مَیں تو بہت دُعا کرتا ہوں کہ میری سب جماعت اُن لوگوں میں شامل ہو جائے جو خدا تعالےٰ سے ڈرتے ہیں۔ اور نماز پر قائم رہتے ہیں۔ اور رات کو اُٹھ کر زمین پر گرتے ہیں۔ اور روتے ہیں۔ اور خدا کے فرائض کو ضائع نہیں کرتے۔ اور بخیل اور ممسک اور غافل اور دُنیا کے کیڑے نہیں ہیں۔ اور مَیں اُمید رکھتا ہوں کہ یہ میری دُعائیں خدا تعالےٰ قبول کرے گا۔ اور مجھے دکھائے گا کہ اپنے پیچھے مَیں ایسے لوگوں کو چھوڑتا ہوں۔ لیکن وہ لوگ...... جن کو مرنا ہرگز یاد نہیں ہے۔ مَیں اور میرا خدا اُن سے بیزار ہے۔ مَیں بہت خوش ہوں گا اگر ایسے لوگ اس پیوند کو قطع کر لیں۔ کیونکہ خدا اِس جماعت کو ایک ایسی قوم بنانا چاہتا ہے جس کے نمونہ سے لوگوں کو خدا یاد آوے۔ اور جو تقویٰ اور طہارت کے اوّل درجہ پر قائم ہوں۔ اور جنہوں نے درحقیقت دین کو دُنیا پر مقدم رکھ لیا ہو۔ لیکن وہ مفسد لوگ جو میرے ہاتھ کے نیچے ہاتھ رکھ کر اور یہ کہہ کر کہ ہم نے دین کو دُنیا پر مقدم کیا۔ پھر وہ اپنے گھروں میں جا کر ایسے مفاسد میں مشغول ہو جاتے ہیں کہ صرف دُنیا ہی دُنیا اُن کے دلوں میں ہوتی ہے۔ نہ اُن کی نظر پاک ہے، نہ ان کا دل پاک ہے اور نہ اُن کے ہاتھوں سے کوئی نیکی ہوتی ہے اور نہ اُن کے پیر کسی نیک کام کے لئے حرکت کرتے ہیں۔ اور وہ اُس چوہے کی طرح ہیں جو تاریکی میں ہی پرورش پاتا ہے اور اسی میں رہتا ہے اور اسی میں مرتا ہے۔ وہ آسمان پر ہمارے سلسلہ میں سے کاٹے گئے ہیں۔ وہ عبث کہتے ہیں کہ ہم اس جماعت میں داخل ہیں۔ کیونکہ آسمان پر وہ داخل نہیں سمجھے جاتے۔"

(تبلیغِ رسالت جلد دہم صفحہ ۶۱، ۶۲)

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان (پن ۱۴۳۵۱۶) سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۳۰ر احسان ۱۳۵۶ ہش!

امام مہدی اور مسیح موعود کا بروقت ظہور و نزول

ہمارا ایمان واعتقاد ہے کہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام اس زمانہ کے رُوحانی مُصلح ہیں۔ آپؑ قرآن کریم وحدیث نبویّہ کی بتائی ہوئی پیش خبریوں کے مصداق بن کر امام مہدی اور مسیح موعود ہیں۔ نیز تمام دیگر مذاہب نے جو اس زمانہ میں اپنے اپنے رنگ میں کسی آسمانی وجود اور مصلح کے آنے کی خبر دے رکھی ہے، آپؑ ہی تمام اقوامِ عالم کے رُوحانی موعود بھی ہیں۔ کیونکہ جس طرح موجودہ دُنیا سائینسی ترقی اور ذرائع مواصلات کی غیر معمولی پیش رفت کے نتیجہ میں مادی طور پر ایک پلیٹ فارم پر آرہی ہے اور اتحادِ اقوامِ عالم کا ایک پہلو پیدا ہورہا ہے، نوعِ انسانی کا یہ اتحاد اس وقت تک مکمل نہیں ہوسکتا جب تک کہ دُنیا رُوحانی طور پر بھی ایک ہی آسمانی وجود اور مُصلح کے جھنڈے تلے جمع نہ ہوجائے۔ مقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ کا اپنا دعوےٰ بھی یہی ہے کہ آپؑ اپنے آقا و مطاع سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نیابت میں اس دُنیا کو دینِ واحد پر جمع کرنے کے لئے مبعوث ہوئے ہیں۔ جیسا کہ آپؑ اپنے مشہور و معروف رسالہ "الوصیت" میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالےٰ چاہتا ہے کہ ان تمام رُوحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا اُن سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے۔ اور اپنے بندوں کو دینِ واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالےٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دُنیا میں بھیجا گیا ہوں۔" (الوصیت ص۱)

جب ہم اس زمانہ کی حالت کا تفصیلی جائزہ لیتے ہیں جب کہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے مصلحِ ربّانی ہونے کا دعویٰ کیا جس پر آج کم وبیش نوّے ۹۰ برس کا وقت گزرتا ہے تو زمانہ کی گوناگوں خرابیوں اور طرح طرح کے فسادوں اور فتنوں کے سبب ایسا لگتا ہے گویا زمانے نے خود ایک آسمانی مصلح کی ضرورت کے لئے پکار کی۔ اور خُدا کی رحمت نے اس پُکار کو سُنا اور لوگوں کی اصلاح کے لئے اپنے ایک محبوب بندے کو اس منصب پر فائز کر دیا۔

خُدا کے ایسے برگزیدہ بندے کب آتے ہیں؟ قرآن کریم ہی سے ہمیں اس بارہ میں بڑی تفصیل کے ساتھ روشنی ملتی ہے۔ منجملہ اور بہت سی باتوں کے ایک وہ بات بھی ہے جس کا ذکر قرآن کریم کی سُورت الصّٰفّٰت کی حسب ذیل دوؔ آیات میں ہُوا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ أَكْثَرُ الْأَوَّلِينَ ○ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا فِيهِمْ مُنْذِرِينَ ○ (آیت نمبر ۷۲، ۷۳)

یعنی پہلے لوگوں میں جب بھی ایسا ہُوا کہ ان کی اکثریت گمراہ ہوگئی، ہم نے ان میں ہوشیار اور متنبّہ کرنے والے (رسول) بھیج دیئے۔

اب قرآن کریم کی اس بات کی روشنی میں اس زمانہ پر نظر کریں جب حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے خدا کا فرستادہ ہونے کا دعویٰ کیا تو آپؑ کو اس امر سے سو فیصد اتفاق کرنا پڑے گا کہ زمانہ حاضرہ رُوحانی طور پر نہایت درجہ بگڑ گیا اور طرح طرح کے فتنوں نے اس قدر سر نکالا کہ اس کی مثال کسی پہلے زمانہ میں نہیں ملتی۔ بگڑے ہوئے زمانہ کی اس کیفیت کی تفصیل بہت سے حوالوں میں مل جاتی ہے۔ جن کا اس جگہ نقل کرنا باعثِ تطویل ہے۔ بطور مشتے از خروارے اس وقت ہم مولوی ابوالحسن علی ندوی کی کتاب "قادیانیت" سے ہی حسب ذیل دوؔ اقتباس درج کرتے ہیں۔ جناب ندوی صاحب اپنی اس کتاب کے آغاز ہی میں فصلِ اوّل میں اُنّیسویں صدی عیسوی کے ہندوستان کا نقشہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

(i) "ایک طرف نوخیز فاتح انگریزی سلطنت نے نئی تہذیب و ثقافت کی توسیع و اشاعت کا کام شروع کر دیا تھا۔ دوسری طرف ہندوستان کے گوشہ گوشہ میں پھیلے ہوئے عیسائی پادری مسیحیت کی دعوت وتبلیغ میں خاصی سرگرمی دکھا رہے تھے۔ وہ عقائد میں تزلزل پیدا کر دینے اور عقیدہ اور شریعتِ اسلامی کے ماخذ دل اور سرچشموں کے بارہ میں متشکک اور بدگمان بنا دینے کو اپنی بڑی کامیابی سمجھتے تھے۔ مُسلمانوں کی نئی نسل جس پر اسلامی تعلیمات نے پُورے طور پر اثر نہیں کیا تھا اس دعوت وتلقین کا خاص طور پر ہدف بنی اور اسکول و کالج اس ذہنی انتشار اور اندرونی کشمکش کا خصوصیت کے ساتھ میدان تھے"۔ ....

دُوسری طرف فرقِ اسلامیہ کا آپس کا اختلاف تشویشناک صورت اختیار کر گیا تھا۔ ہر فرقہ دُوسرے فرقہ کی تردید میں سرگرم اور کمربستہ تھا۔ مذہبی مناظروں اور مجادلوں کا بازار گرم تھا۔ جن کے نتیجہ میں اکثر زد و کوب قتل و قتال اور عدالتی چارہ جوئیوں کی نوبت آتی۔ سارے ہندوستان میں ایک مذہبی خانہ جنگی سی برپا تھی۔ اس صورتِ حال نے بھی ذہنوں میں انتشار تعلقات میں کشیدگی اور طبیعتوں میں بیزاری پیدا کر دی تھی۔ اور علماء کے وقار اور دین کے احترام کو بڑا صدمہ پہنچا تھا۔" (صفحہ ۱۵، ۱۶)

(ii) "مسلمانوں پر عام طور پر یاس و ناامیدی اور حالات و ماحول سے شکست خوردگی کا غلبہ تھا۔ ۱۸۵۷ کی جدوجہد کے انجام اور مختلف دینی اور عسکری تحریکوں کی ناکامی کو دیکھ کر معتدل اور معمولی ذرائع اور طریقۂ کار سے انقلابِ حال اور اصلاح سے لوگ مایوس ہو چلے تھے۔ اور عوام کی بڑی تعداد کسی مردِ غیب کے ظہور اور کسی مُلہَم اور مؤیّد من اللہ کی آمد کی مُنتظر تھی۔ کہیں کہیں یہ خیال بھی ظاہر کیا جاتا تھا کہ تیرھویں صدی کے اختتام پر مسیح موعود کا ظہور ضروری ہے۔ مجلسوں میں زمانہ آخر کے فتنوں اور واقعات کا چرچا تھا"۔ (ص۱۷)

پس یہ وہ حالت تھی زمانہ کی جبکہ مقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ کو خدا تعالیٰ نے اصلاحِ خلق کے لئے بالکل اُسی سُنّت کے مطابق مبعوث فرمایا جس کا ذکر سُورت الصّٰفّٰت کی مذکورہ بالا آیات میں ہُوا ہے۔ چنانچہ اسی حالت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی متعدد کتب میں اپنی بعثت کو زمانہ کے عین تقاضا کے مطابق بتایا اور عام دعوت دی کہ آپؑ کی جماعت میں داخل ہوکر زمانہ کے اُن رُوحانی فتنوں کا مقابلہ کریں۔ اور اپنے آپ کو اُن بداثرات سے بچالیں جو فتنوں کا ایک لازمی نتیجہ ہیں۔ چنانچہ آپؑ نے اپنی مشہور و معروف کتاب آئینہ کمالاتِ اسلام میں اتمامِ حجت کے طور پر اپنی بعثت کی غرض بتاتے ہوئے تحریر فرمایا:۔

"اتمامِ حجت کے لئے مَیں یہ ظاہر کرنا چاہتا ہوں کہ ..... خدا تعالےٰ نے اِس زمانے کو تاریک پاکر اور دُنیا کو غفلت اور کُفر اور شرک میں غرق دیکھ کر اور ایمان اور صدق اور تقویٰ اور راستبازی کو زائل ہوتے ہوئے مشاہدہ کرکے مجھے بھیجا تاکہ وہ دوبارہ دُنیا میں علمی اور عملی اور اخلاقی اور ایمانی سچائی کو قائم کرے اور تا اسلام کو ان لوگوں کے حملوں سے بچائے جو فلسفیت اور نیچریت اور اباحت اور شرک اور دہریت کے لباس میں اِس الٰہی باغ کو کچھ نقصان پہنچانا چاہتے ہیں"۔

(آئینہ کمالاتِ اسلام ص۲۵۱ مطبوعہ ۱۸۹۳ء)

اسی طرح ایک اَور کتاب میں حضورؑ نے اسی بات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"مَیں اس لئے بھیجا گیا ہوں کہ تا ایمانوں کو قوی کروں اور خدا تعالیٰ کا وجود لوگوں پر ثابت کرکے دکھلاؤں۔ کیونکہ ہر ایک قوم کی ایمانی حالتیں نہایت کمزور ہوگئی ہیں۔ اور عالمِ آخرت صرف ایک افسانہ سمجھا جاتا ہے۔ اور ہر ایک انسان اپنی عملی حالت سے بتا رہا ہے کہ وہ جیسا کہ یقین دُنیا اور دُنیا کی جاہ و مراتب پر رکھتا ہے اور جیسا کہ اس کو بھروسہ دُنیوی اسباب پر ہے یہ یقین اور بھروسہ ہرگز اس کو خدا تعالےٰ اور عالمِ آخرت پر نہیں۔ زبانوں پر بہت کچھ ہے۔ مگر دلوں میں دُنیا کی محبّت کا غلبہ ہے۔ حضرت مسیحؑ نے اِسی حالت میں یہود کو پایا تھا...... اور اب میرے زمانہ میں بھی یہی حالت ہے سو مَیں بھیجا گیا ہُوں تا سچائی اور ایمان کا زمانہ پھر آئے اور دِلوں میں تقویٰ پیدا ہو"۔

(کتاب البریّہ صفحہ ۲۹۳، ۲۹۴ مطبوعہ ۱۸۹۸ء)

اِن تحریروں اور اِن دعاوی پر آج ۸۴ اور ۷۹ سال کا عرصہ گزرتا ہے۔ مقدّس بانیٔ سلسلہ احمدیّہ کے ذریعہ جس رُوحانی انقلاب کی بنیاد ڈالی گئی، خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اب اس کے آثار نمایاں طور پر دُنیا کے کونے کونے میں مشاہدہ کئے جاسکتے ہیں۔ (آگے ص۱۱ پر)

خطبہ جمعہ

خدا تعالیٰ کے ربّ العالمین ہونے پر کامل یقین رکھنا اور اس کی معیّن کی ہوئی صراطِ مستقیم پر چلنا ضروری ہے

خدا تعالیٰ کی پناہ میں آجاؤ۔ اسی کا تقویٰ اختیار کرو اور اسی سے سب عزتیں حاصل کرو کہ وہ سب عزتوں کا سرچشمہ ہے

جماعتِ احمدیہ سے عموماً اور جلسہ سالانہ پر آئے ہوئے امریکن وفد سے خصوصاً چند باتیں — !!

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۹ صلح ۱۳۵۵ ہش مطابق ۹ جنوری ۱۹۷۷ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ۔

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اب جماعتِ احمدیہ قریباً ساری دنیا میں پھیل چکی ہے چنانچہ گزشتہ تین سالوں سے مختلف ممالک کے وفود جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے آتے رہے ہیں۔ کوئی وفد پانچ ہزار میل سے اور کوئی دس ہزار میل سے آتا ہے غرض ہمارے یہ احباب بڑے لمبے فاصلے طے کرکے مرکزِ سلسلہ میں آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں یہ توفیق دیتا ہے کہ وہ یہاں آکر دین کی باتیں سنیں اور اپنے ایمانوں کو تازہ کرکے واپس جائیں اور اپنے اپنے ملک کی

روحانی اور اخلاقی تربیت

کی طرف پہلے سے زیادہ اور شدید جذبہ کے ساتھ متوجہ ہوں۔

گزشتہ جلسہ سالانہ پر سب سے بڑا وفد امریکہ سے آیا تھا جو ۱۴ مرد و زن پر مشتمل تھا۔ ہمارے یہ دوست آج واپس جا رہے ہیں اور چونکہ انہیں جمعہ کی نماز کے بعد یہاں سے جلد روانہ ہونا چاہیئے اس لئے ان کی خاطر ایک تو میں اپنے خطبہ کو مختصر کروں گا۔ دوسرے اختصار کے ساتھ میں ساری جماعت کو عموماً اور اس وفد کو خصوصاً چند باتیں کہنا چاہتا ہوں۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ربّ العالمین پر ایمان لانا ضروری قرار دیا ہے یعنی اللہ پر جو ربّ العالمین ہے اور دیگر صفاتِ حسنہ سے متصف ہے اور جس کے اندر کوئی نقص یا برائی، کوئی خامی یا کمی نہیں ہے۔ مگر ربّ العالمین پر ایمان کا صرف زبانی دعویٰ کافی نہیں قرار دیا گیا بلکہ فرمایا ہے: ۔

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا (حٰمٓ السجدۃ: ۳۱)

گویا اس دعویٰ کے ساتھ استقامت کی شرط رکھی گئی ہے چنانچہ اس آیہ کریمہ میں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنے والوں کو جس جنت کا وعدہ دیا گیا ہے وہ ان کو تبھی مل سکتی ہے جب وہ ربّ العالمین پر ایمان کے ساتھ استقامت بھی دکھائیں۔ استقامت کے معنے یہ ہیں کہ ربّ العالمین نے انسانی ترقیات کے لئے جو سیدھی راہیں معیّن کی ہیں ان راہوں پر سختی سے گامزن ہوا جائے۔ دنیا کی کوئی طاقت یا دنیا کا کوئی ابتلاء اور امتحان انسان کو صراطِ مستقیم سے ہٹا نہ سکے۔ غرض

ہمارا ربّ ربّ العالمین ہے

اگر ہم اس پر ایمان لاتے ہیں اور ہمارے ربّ نے ہمارے لئے جو صراطِ مستقیم معیّن کی ہے ہم اس پر چلتے ہیں تو ہمیں یہ وعدہ دیا گیا ہے کہ تمہیں وہ جنت دی جائیگی۔ جس کا ذکر تفصیل سے قرآن کریم میں پایا جاتا ہے۔ اور جس کی تفسیر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات میں تفصیل سے پائی جاتی ہے۔ یا وہ تفسیر ہے جو آپؐ پر فدا ہونے والے بعض مقربینِ الٰہی نے کی ہے، جو امتِ محمدیہ میں پیدا ہوتے رہے ہیں۔

پس رَبُّنَا اللّٰہُ، رَبُّنَا اللّٰہُ کہنا بھی ضروری ہے اور اس ربّ کی قائم کردہ صراطِ مستقیم پر چلنا بھی ضروری ہے۔ اس صورت میں ہم خدا تعالیٰ نے کہا ہے میں تمہیں اس دنیا میں بھی جنت دوں گا اور مرنے کے بعد تم ایک اور ابدی جنت کے وارث کئے جاؤ گے۔

دوسری بات جو اختصار کے ساتھ میں اس وقت کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ اللہ کی راہ اور ہوتی ہے اور دنیا کے رستے اور ہوتے ہیں۔ جو عزت انسان کو خدا سے ملتی ہے اس کی کیفیت کچھ اور ہوتی ہے اور جو عزتیں انسان آپس میں بانٹ لیتے ہیں یعنی دنیوی عزتیں، ان کی کیفیت کچھ اور ہوتی ہے۔ دنیا دار بسا اوقات دنیوی عزتوں کی خاطر میں خدا تعالیٰ کے تقویٰ کو اختیار کرنے سے رک جاتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے:۔

وَاِذَا قِیْلَ لَہُ اتَّقِ اللّٰہَ اَخَذَتْہُ الْعِزَّۃُ بِالْاِثْمِ (البقرہ: ۲۰۷)

جب ایسے لوگوں کو یہ کہا جاتا ہے کہ

دنیا کے تعلقات

اور وہ عزتیں جو تم نے ایک دوسرے کو دے رکھی ہیں ان کی طرف نگاہ نہ رکھو۔ ان سے پیار نہ کرو۔ ان سے اپنے دل کو نہ باندھو بلکہ خدا تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو۔ خدا تعالیٰ کی پناہ میں آجاؤ۔ خدا تعالیٰ جو سب عزتوں کا سرچشمہ ہے اسی سے سب عزتیں حاصل کرو تو دنیا کی عزتیں اور دنیا کی عزتوں کی خاطر ایسے شخص کو گناہ کی طرف لے جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی راہ سے دور لے جاتی ہے فرمایا: ۔

فَحَسْبُہٗ جَہَنَّمُ

ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ کے قہر کی آگ میں جلنا پڑے گا۔

تیسری بات جس کی طرف میں جماعت کو توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ یہ تو درست ہے کہ قرآن کریم نے ہمیں یہ تاکیدی حکم دیا ہے کہ خود کو خدا تعالیٰ کے غضب اور قہر سے بچاؤ۔ لیکن جو ہمارے ساتھ تعلق رکھنے والے لوگ ہیں ان کے لئے بھی یہی حکم ہے اسی لئے فرمایا: ۔

قُوْٓا اَنْفُسَکُمْ وَاَھْلِیْکُمْ (التحریم: ۷)

البتہ قُوْٓا اَنْفُسَکُمْ پر قرآن کریم نے زور دیا ہے جیسا کہ فرمایا: ۔

لَا یَضُرُّکُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اھْتَدَیْتُمْ (المائدہ: ۱۰۶)

اگر تمہارے ماں باپ، بیٹے اور بیٹیاں گمراہ ہوتی ہیں اور تم ہدایت پر قائم رہتے ہو تو ان کی گمراہی جو ان سے تعلق رکھتی ہے اس کا ضرر تمہیں نہیں پہنچے گا۔ تم اپنی فکر کرو۔ ہر شخص مرد ہو یا عورت، اس کو خدا تعالیٰ کے غضب سے بچنے کے لئے اپنی ذات کی فکر کرنی چاہیئے۔

ایک بنیادی حکم

ہے جو ہمیں دیا گیا ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہمیں تَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ کا بھی حکم دیا گیا ہے یعنی نیکی کی باتوں میں ایک دوسرے سے تعاون کرنا اور نیکی پر قیام کے لئے ایک دوسرے کا ممد و مددگار ہونا۔ اس لئے ہمیں یہ کہا گیا ہے: ۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ کَآفَّۃً (البقرہ: ۲۰۹)

اسلام نے اس دنیا میں ایک حسین معاشرہ قائم کرنا چاہا ہے تم سارے کے سارے بغیر کسی استثناء کے اس میں داخل ہونے کی کوشش کرو۔ تم ایک دوسرے کی مدد کرکے ایک دوسرے کا خیال رکھ کر اور اپنے ماحول کو ناپاکی، گندگی اور گناہ سے بچا کر ایسے حالات پیدا کرو کہ کوئی شخص بھی اس معاشرہ سے باہر نہ رہے۔

...معاشرہ سے باہر رہنے والوں کے متعلق ہے۔

دُنیا میں ہیں

چار قسم کے گروہ

نظر آتے ہیں۔ ایک تو اُن لوگوں کا گروہ ہے جو خدا تعالےٰ کی راہ میں انتہائی قربانیاں دے کر اُس کے پیار کو حاصل کر لیتے ہیں۔ اور جب تک وہ اس دُنیا میں زندہ رہتے ہیں خدا تعالےٰ کے پیار کو حاصل کرنے کے باوجود ان کے لبوں پر ہر وقت یہ دُعا رہتی ہے کہ اے خدا کہیں ایسا نہ ہو کہ ہماری غفلتیں ہمیں تیرا قرب پا لینے کے بعد پھر تجھ سے دُور لے جائیں اور ہمارا خاتمہ بالخیر نہ ہو۔

دوسرا گروہ ایسے لوگوں پر مشتمل ہوتا ہے جو اس رُوحانی معیار پر پہنچا ہوا نہیں ہوتا۔ وہ کمزور ہوتا ہے اور زیر تربیت بھی۔ لیکن اس کی اپنی کوشش ہر وقت یہی رہتی ہے کہ وہ تقویٰ کے میدانوں میں اور خدا تعالےٰ کی راہ میں جو ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں اُن کو نباہنے میں ہمیشہ آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے یہ لوگ وہ ہوتے ہیں جو اپنے بھائیوں سے تعاون علی البرّ کرتے ہیں اور ان کے بھائی ان کے ساتھ تعاون علی البرّ کرتے ہوئے ایکدوسرے کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر آگے بڑھتے چلے جاتے ہیں، اور اللہ تعالےٰ جب فضل کرتا ہے تو ان لوگوں کو بھی اپنے مخلص اور چنیدہ بندوں کے گروہ میں شامل کر لیتا ہے یعنی ان مخلصین کے گروہ میں جو پہلے تیار ہو چکا ہوتا ہے۔

تیسرا گروہ ایسے کمزور لوگوں کا ہے جن کے دلوں میں مرض ہوتا ہے جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

فِیْ قُلُوْبِہِمْ مَّرَضٌ

لیکن وہ انتہائی کوشش کرتے ہیں کہ اس مرض اور اس کمزوری کا علاج ہو۔ یہ دراصل کمزور اور زیر تربیت گروہ کا دوسرا حصّہ ہے۔ ان کے لئے رُوحانی ترقیات کی راہوں کو اختیار کرنا کمزور اور زیر تربیت گروہ کے پہلے حصّہ کی نسبت زیادہ مشکل ہوتا ہے۔ اس لئے کہ جس وقت یہ اپنے جیسے یا اپنے سے بڑھ کر بیمار دلوں کی صحبت میں بیٹھتے ہیں تو اُن کا اثر قبول کر لیتے ہیں اور جس وقت وہ مومنین کی مجلس میں بیٹھتے ہیں تو ان کی رُوحانی صحبت سے متأثر ہوتے ہیں اور ان کے اندر اصلاح کی طرف توجہ پائی جاتی ہے۔ ایسے لوگ اپنے رُوحانی مجاہدہ میں نہ تو اس قدر ترقی یافتہ ہوتے ہیں کہ ہم ان کو زیر تربیت یعنی آگے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرنے والے گروہ میں شامل کریں جن کے لئے خدا کے فرشتے بھی ان کے ساتھ مل کر دُعا کرتے ہیں کہ مرنے سے پہلے وہ بلند مقام پر پہنچیں اور اُن کا

خاتمہ بالخیر ہو

لیکن ہم اُن کو منافق بھی نہیں کہہ سکتے کیونکہ ابھی ان کی کمزوری نفاق کی حد تک نہیں پہنچی ہوتی۔ قرآن کریم نے سُورہ بقرہ کے شروع میں منافقین کا جو ذکر کیا ہے اس میں

فِیْ قُلُوْبِہِمْ مَّرَضٌ

کہا ہے لیکن اس کے ساتھ ہی

فَزَادَھُمُ اللّٰہُ مَرَضًا

بھی کہا ہے۔ جب کہ قرآن کریم کی بعض دوسری آیات میں صرف اتنا بتایا ہے کہ ان کے دلوں میں مرض ہے۔

چوتھا گروہ اُن لوگوں کا ہے جن کے دِل میں مرض بھی ہے اور جن سے اعمال بھی وہی سرزد ہوتے ہیں جن کے نتیجہ میں اللہ تعالےٰ اُن کے نفاق اور ان کی اس قلبی مرض کو بڑھاتا چلا جاتا ہے اور ان کا مستقبل ان کے ماضی سے زیادہ خراب، زیادہ بھیانک اور خدا تعالےٰ سے زیادہ دُور لے جانے والا بن جاتا ہے۔

اب مَیں اپنے امریکن بھائیوں سے یہ کہوں گا کہ جو پاکستانی احمدی آپ کو امریکہ میں نظر آتے ہیں اُن میں ان چاروں قسم کے لوگ پائے جاتے ہیں۔ اس لئے آپ یہ نہ سمجھیں کہ بوجہ اس کے کہ وہ پاکستانی احمدی ہیں، وہ آپ کے لئے نمونہ ہیں ــــ ان میں) وہ لوگ بھی ہیں جو آپ کے لئے واقعی نمونہ ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کو صدق و ثبات اور محبت و وفا میں) اور بھی بڑھائے۔ اور

اللہ تعالےٰ کے پیار کے جلوے

اُن پر اور بھی نازل ہوں۔ وہ آپ کے لئے نمونہ بنیں اور خدا کرے آپ میں سے بھی ایک گروہ پیدا ہو جو اُن کے لئے نمونہ بنے اور اس طرح ہم اپنے مقصود کو پالینے والے ہوں یعنی ساری کی ساری نوع انسانی کو اُمتِ واحدہ بنانے کی اس عظیم مہم میں کامیاب ہوں جس کے لئے مہدی معہودؑ کو مبعوث کیا گیا ہے۔ لیکن جس طرح امریکہ کے مقامی احمدیوں میں بعض کمزور احمدی بھی ہیں اور زیر تربیت بھی، اسی طرح امریکہ میں بسنے والے پاکستانی احمدیوں میں بھی بعض کمزور احمدی ہیں لیکن ان کا تعلق دوسرے گروہ کے ساتھ ہے جن کے متعلق مَیں نے بتایا ہے کہ اُن کو اپنی کمزوری کا احساس ہوتا ہے اور ان کی ہر دم یہ کوشش ہوتی ہے اور وہ اس مجاہدے میں مشغول رہتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ ان کی کمزوریوں کو دُور کرے اور ان کے بھائی

تَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی (المائدہ : ۳)

کے حکم کے ماتحت ان کی کمزوریوں کو دُور کرنے میں اُن کا ہاتھ بٹاتے ہیں، دُعاؤں سے اُن کی مدد کرتے ہیں اور اللہ تعالےٰ پر توکل کرتے ہوئے یہ اُمید رکھتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ اُن کی دُعاؤں کو قبول کرے گا اور اُن کی کوششوں کو حسین بنا کر

پیار کی نگاہ سے

انہیں دیکھنے لگ جائے گا۔ اسی طرح امریکہ میں وہ پاکستانی احمدی بھی ہیں جن کے دلوں میں مرض تو ہے لیکن ہم منافق نہیں کہہ سکتے۔ اُن کے متعلق مَیں یہ کہوں گا کہ آپ میں سے وہ جن کو اللہ تعالےٰ نے اپنے پیار کا وافر حصّہ عطا فرمایا ہے، اُن کا فرض ہے کہ ایسے کمزور لوگوں کی کمزوری کو دُور کرنے کی کوشش کریں تاکہ جتنا وقت ایسے لوگ منافقانہ ماحول میں گزارتے ہیں اس سے زیادہ وقت وہ آپ کی صحبت میں رہ کر اپنے آپ کو سنوارنے میں خرچ کرنے لگیں۔

پاکستانی احمدیوں میں بعض پُورے منافق بھی ہیں یعنی ایسے لوگ بھی ہیں جن کو قرآن کریم نے منافق کہا ہے اور جن کا ذکر قرآن کریم نے منافقانہ گروہ میں ذکر کیا ہے۔ غرض ان تمام عادتوں اور تمام فتنوں اور مصلح ہونے کے تمام دعاوی کے ساتھ وہاں بعض منافق ہیں اور ہم ان کو جانتے ہیں لیکن یہ منافق تو آپ کے راہبر و رہنما نہیں اور نہ ہی وہ آپ کے لئے نمونہ ہیں۔ اُن کے بداثر سے بچنے کی آپ کو دُعا مانگنی چاہیئے یعنی یہ

دُعا مانگنی چاہیئے

کہ اُن کی بدصحبت سے امریکہ کے کسی احمدی میں بھی نفاق کا مہلک مرض پیدا نہ ہونے پائے۔ آپ کو یہ دُعا بھی مانگنی چاہیئے اور تدبیر بھی کرنی چاہیئے کہ اُن کی منافقانہ حرکات سے جماعت میں کمزوری نہ پیدا ہو۔ اسی طرح آپ کو یہ دُعا بھی مانگنی چاہیئے اور تدبیر بھی کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ ان کے نفاق کو دُور کرے اور اس مہلک اور رُوحانیت کو تباہ کرنے والی بیماری سے اُن کو شفا دے اور وہ اللہ تعالےٰ کے نیک بندوں میں شامل ہو جائیں۔ جیسا کہ اسلامی تاریخ سے ہمیں پتہ لگتا ہے ایسا ممکن ہے کیونکہ جس طرح ایک شخص جو مقرب الٰہی ہے وہ اپنے غرور کے نتیجہ میں حصولِ قرب کے بعد اللہ تعالیٰ سے دُوری کی راہوں کو اختیار کر لیتا ہے اسی طرح ایک منافق اپنے پُورے نفاق کے باوجود عاجزانہ راہوں کو اختیار کرتے ہوئے اصلاحِ نفس کے بعد

اللہ تعالیٰ کے فضل کا وارث

بھی ہو جاتا ہے۔

پس جہاں تک منافقین کا تعلق ہے ہمیں اُن کے بارہ میں مایوس نہیں ہونا چاہیئے۔ اُن کی اصلاح کے لئے کوشش اور دُعا کرنا ہم سب کی ذمہ داری ہے۔ لیکن ان کے بداثر سے بچنا بھی ضروری ہے۔

اس وقت امریکی وفد کے ساتھ جو دوست مقرر ہیں وہ اُن کو بتا دیں کہ مَیں نے مختصراً یہ باتیں اُن کے لئے کہی ہیں ویسے تو یہ باتیں ایسی ہیں جن کا

تعلق ساری جماعت سے ہے۔ ہماری یہ دعا ہے اللہ تعالیٰ جماعت کو سچ مچ اور واقعہ میں اُس جنت کا وارث بنا دے جس کے وارث ثبات قدم دکھانے والے اور رَبُّنَا اللّٰہ ! رَبُّنَا اللّٰہ !! کہنے والے مومن ہوتے ہیں۔ یہی وہ جنت ہے جس کا قرآن کریم میں کثرت سے ذکر آتا ہے اور جس کے متعلق اتنی بشارتیں ہیں کہ ہم ان کو بیان نہیں کر سکتے۔ اتنی بشارتیں ہیں کہ ان کا وہ حصہ جو ہم پا لیتے ہیں اُس کا بھی شکر ممکن نہیں ہے اور نہ وہ الفاظ ملتے ہیں کہ ہم

خدا تعالیٰ کے احسانات کا کماحقہٗ شکر

ادا کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ تھوڑے کو قبول کر لیتا ہے۔ اسی واسطے اُس نے کہا ہے میں اپنے نیک بندوں کو دس گنا زیادہ اجر دیتا ہوں، ۷۰ گنا زیادہ اجر دیتا ہوں مختلف احادیث میں مختلف اضافوں کے ساتھ اجر دینے کا ذکر ہے۔ لیکن اس محدود زندگی کے بدلے میں جس ابدی جنت کا وعدہ دیا گیا ہے اس میں تو کوئی نسبت قائم نہیں رہتی۔ سب نسبتیں ٹوٹ جاتی ہیں۔ جو قائم رہنے والی چیز ہے وہ اللہ کی ذات اور اُس کی رحمتیں ہیں۔ خدا تعالیٰ ہمیشہ ہی ہم پر اپنی رحمت کا سایہ رکھے اور "اس سے دوری کا" فتنہ ہماری راہ میں روک نہ بننے دے۔

خلاصہ خطبہ جمعہ

فرمودہ مورخہ ۱۰ احسان ۱۳۵۶ ہش مطابق ۱۰ جون ۱۹۷۷ء

ربوہ ۱۰ احسان۔ آج جامع مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر پڑھائی۔ حضور نے خطبہ جمعہ کے آغاز میں بتایا کہ مجھے گزشتہ دو ایک سال سے گرمیوں میں ہیٹ سٹروک کی تکلیف ہو جاتی ہے۔ میں اپنے کمرے میں بیٹھ کر تو کام کر سکتا ہوں لیکن باہر گرمی میں نکلنے سے شدید تکلیف ہو جاتی ہے میں آپ سب کے لئے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ میں سے ہر ایک کو ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے اور اپنی حفظ و امان میں رکھے آپ میری صحت کے لئے دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ہر قسم کی تکلیف سے بچائے رکھے اور اپنے فضل سے سعی مقبول کی توفیق بخشے۔

حضور نے فرمایا گزشتہ دنوں اوپر تلے ہمیں دو صدمے دیکھنے پڑے۔ پہلے ہماری پھوپھی جان حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ فوت ہو گئیں اور پھر چند دن بعد محترم ابوالعطاء صاحب وفات پا گئے۔ دونوں ہم سے جدا ہونے والوں نے یہ نمونہ چھوڑا کہ انہوں نے خدائے رحمان کے در سے کبھی منہ نہ موڑا۔ اپنے آپ کو لاشئے محض سمجھا اور بے نفسی کے ساتھ خدمات دینیہ میں مصروف رہے۔ ہمارا بھی فرض ہے کہ ہم اس امر کو اچھی طرح سمجھ لیں کہ ہم خدا کے فضل سے بُت پرست نہیں ہیں۔ ہمارا اس واحد و یگانہ خدا پر ایمان اور اسی پر ہمارا توکل ہے جو ہر لحظہ اپنے قادرانہ تصرفات کے جلوے دکھاتا ہے۔ بلاشبہ جانے والوں کی جدائی کا طبعی طور پر ہمیں صدمہ محسوس ہوتا ہے لیکن ان کا نمونہ ہمیں اس بنیادی حقیقت کی طرف توجہ دلاتا ہے کہ خدائے رحمان سے کبھی منہ نہ موڑنا کیونکہ جو اس سے منہ موڑتا ہے وہ شیطان کے تصرف میں چلا جاتا ہے اور نجات کا ذریعہ خدائے رحمان پر ایمان و یقین ہی ہے جو بغیر ہمارے کسی استحقاق اور عمل کے ہمیں اپنی رحمتوں سے نوازتا ہے۔

حضور نے فرمایا حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ کو (جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرمایا ہے) کم و بیش دس سال کی عمر میں ہی کثرت کے ساتھ سچی خوابیں آنے لگی تھیں جو اپنے وقت پر پوری ہو جاتی تھیں۔ اب یہ چیز اُن کے کسی عمل کا نتیجہ نہ تھا بلکہ خدائے رحمان کا فضل ہی تھا۔ جو اُن پر نازل ہوا۔ اسی طرح محترم ابوالعطاء صاحب بھی نوجوانی کی عمر سے ہی بے نفسی کے ساتھ دین کی خدمت کرتے رہے اور خدائے رحمان کے فضلوں کے مورد بنتے رہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم جہاں جانے والوں کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعائیں کریں۔ وہاں یہ بھی ہمارے لئے ضروری ہے کہ ان کے نمونہ کو اختیار کرتے ہوئے ہمیشہ یہ دعا کرتے رہیں اور اس کے لئے کوشش بھی کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ہمیشہ اپنی شان رحمانیت کے جلوے دکھاتا رہے ہماری توجہ ہمیشہ خدائے رحمٰن کی طرف رہے۔ اور جب ہم اس دنیا سے رخصت ہوں تو ہم بھی یہی نمونہ چھوڑ کر جائیں۔ جو انہوں نے ظاہر کیا۔ خدا تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق بخشے۔ آمین۔ (الفضل مورخہ ۱۱ جون)

بیادِ حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری مرحوم و مغفور

(از محترم شبیر احمد صاحب ثاقب وکیل المال تحریک جدید ربوہ (واقف زندگی))

اِک مُبلّغ اِک مقرر خوش کلام و خوش خصال
اِک مناظر اِک صحافی لاجواب و باکمال

اِک عالمِ باعمل اِک عابدِ شب زندہ دار
خالدِ انصارِ مہدیؑ جہد پیہم کی مثال

صاحبِ "فرقان"، بحرِ علمِ قرآنِ حکیم
حسنِ شاہِ دو جہاں کا ذاکرِ شیریں مقال

ایک پروانہ صفت شمعِ خلافت کے لئے
جس کو دامنگیر تھا بس جاں نثاری کا خیال

قدردانِ واقفینِ زندگی، مہماں نواز
رہبرِ یارانِ طریقت، پیکرِ رفق و جمال

ماہِ ہجرت میں دیا اُس نے ہمیں ہجرت کا داغ
چھوڑ کر "بیت العطاء" پہنچا بخلدِ لازوال

آج اُس کے غم سے آنکھیں ہو رہی ہیں اشکبار
آج ہر دل میں ہے مرگِ ناگہانی کا ملال

طوطیٔ گلزارِ احمد بوالعطاء جالندھری[له]
۹۱۳۷ ۶ ۲ ۱
خادمِ فضلِ عمرؓ زیبِ چمن رحلت کا سال[له]
۱۹۷۷

اُس کی روحِ پاک اور اُس کا مزارِ آب و گل
ہوں تری رحمت کا مورد اے خدائے ذوالجلال

تو بھی کچھ شبیر کرلے انتظامِ زادِ راہ
آخرت میں کام آئے گا نہ کچھ بھی قیل و قال

له خط کشیدہ الفاظ کے اعداد "۱۹۷۷" نکلتے ہیں جو مولانا صاحب مرحوم کا سالِ وفات ہے

درخواستِ دعا:- مکرم محمد ذکریا صاحب آرہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ ان کی اہلیہ صاحبہ کی آنکھ کا آپریشن ہوا ہے صحتِ کاملہ کے لئے اور بچوں کے مناسب رشتہ ملنے کیلئے احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار: سید بدرالدین۔ انسپکٹر وقفِ جدید قادیان

قبرِ مسیح اور جدید فوٹو گرافی !

از مکرم شیخ عبد القادر صاحب محقق عیسائیت۔ لاہور

انیسویں [19] صدی آخر میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام نے ایک معرکۃ الآراء کتاب دُنیا کے سامنے پیش کی۔ اس کا نام ہے "مسیح ہندوستان میں"۔ اس میں کسرِ صلیب کے عظیم الشان کام کے متعلق یہ ارشاد فرمایا ہے کہ اس کا تعلق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی صلیبی موت سے نجات کے نظریہ پر یعنی "قبرِ مسیح" کے انکشافات تام پر ہے۔

آج لوگ یہ سوال کرتے ہیں کہ دُنیا نے عیسائیت میں اسلام کے حق میں انقلاب کیسے پیدا ہوگا۔ مامور زمانہ کی تحریرات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ نوشتۂ تقدیر اسلام کی رُوحانی تاثیرات اور "قبرِ مسیح" کے انکشافات سے پیدا ہوگا۔

سب سے بڑا راز جو سینہ کشمیر میں بند ہے وہ "قبرِ مسیح" ہے۔ اس کا انکشاف دُنیا میں ایک انقلاب لے آئے گا اور کسرِ صلیب کا حربہ مسیح الدجال (ANTI CHRIST) کو ختم کر دے گا۔ لیکن اس ہمہ گیر انقلاب سے پہلے ایسے انکشاف ہو رہے ہیں جو کہ ساعتِ موعودہ کو قریب تر لا رہے ہیں۔

سورہ مومنون میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا :-

اور ہم نے ابن مریم اور اس کی ماں کو
ایک نشان بنایا ہے اور ان دونوں
کو (مصیبت سے نجات دیکر) ایک بلند
جگہ پر پناہ دی۔ جو ہموار اور چشموں
والی ہے۔ (۵۰ - ۲۳)

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی پیش کردہ تحقیق کے نتائج یہ ہیں کہ اس مقام سے مراد کشمیر جنت نظیر ہے۔ جب "ربوہ کشمیر" میں "قبرِ مسیح" اپنا سینہ کھول دے گی تو اس آیۂ مبارکہ کے حقائق کھُل کر سامنے آجائیں گے۔ مریم اور ابن مریم کسرِ صلیب کا ایک زندہ نشان بن جائیں گے۔

(۱) کشمیر کے حکمران ڈوگرہ خاندان کی تحویل میں ایک نوشتہ صدیوں سے محفوظ چلا آتا ہے اس کا نام ہے "بھوشیہ پران"، ہندوؤں کے ۱۸ پرانوں میں اس کا نمبر نواں ہے۔

۱۹۱۱ء میں مہاراجہ کشمیر نے یہ پران کلکتہ کے ایک پریس سے شائع کرا دیا۔ پران سنسکرت زبان میں ہیں ــــ بھوشیہ پران کا پہلے گجراتی ترجمہ ہوا۔ اب بھارت میں اس کا ہندی ترجمہ شائع ہوا ہے۔

اس پران کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں ہمالہ دیش میں حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی تشریف آوری کا ذکر واضح الفاظ میں موجود ہے۔ اس "پران" کا یہ باب Rome में Jesus کتاب میں بھی شامل ہے۔ یہ مختصر کتاب یورپ میں شائع ہوئی ہے۔ رابرٹ گریوز اور جشوعا پوڈرو، دو عالم اس کے مصنف ہیں۔ بھوشیہ پران کے اس حوالہ کا انگریزی ترجمہ "نانا انسٹی ٹیوٹ آف فنڈامنٹل ریسرچ بمبئی" سے وابستہ سنسکرت عالم ڈاکٹر ڈی ڈی کوسامبی نے کیا ہے۔ بھوشیہ پران کا یہ حوالہ ایک تاریخی دستاویز ہے اور اس تحقیق میں سنگِ میل ہے۔!

(۲) عصرِ حاضر میں فضائی فوٹو گرافی، آبی فوٹو گرافی اور تحت الارض فوٹو گرافی کے کمالات کی وجہ سے آثارِ قدیمہ کی دریافتوں میں ایک انقلاب آگیا ہے۔

جس علاقے کے آثار کی کھدائی ہونے والی ہو، اس کا فضائی سروے کیا جاتا ہے۔ فضائی فوٹو گرافی آثار کی تلاش میں مدد دیتی ہے سطحِ زمین کے اُبھار ونشیب، ذخائر میں تغیّر و تبدل، مٹی کے رنگوں کی بُوقلمونی سے اندازے لگائے جاتے ہیں کہ مدفون خزینے کہاں کہاں اور کس جگہ ہیں۔

اسی طرح جو آثار تحت البحر ہیں (مثلاً سواحلِ یونان پر) ان کی دریافت تحت البحر فوٹو گرافی کی مدد سے ہوئی ہے۔

اس سلسلہ میں حیرت انگیز ایجاد تحت الارض فوٹو گرافی کی ہے۔ اس کی کئی صورتیں ہیں۔

"جیو فزیکل طریقہ" جو کہ پہلے صرف پانی اور تیل کی تلاش میں کام میں لایا جاتا تھا۔ اب اسے مدفون آثار کی تعیین اور دریافت میں بروئے کار لایا گیا ہے۔

دوسرا طریقہ "پیری سکوپ" (PERI - SCOPE) کی مدد سے فوٹو گرافی ہے یہ وہ آلہ ہے جس کی مدد سے آبدوزوں میں سے سطحِ سمندر کا مشاہدہ کیا جاتا ہے اس میں ایسی ٹیوب استعمال ہوتی ہے جس میں عدسے (LENSES) لگے ہوتے ہیں۔ ان کی مدد سے اوپر کی چیزوں کو دیکھا جاتا ہے۔ اسے ہم بجا طور پر "بالا بین" کہہ سکتے ہیں۔ اس آلہ کو اب زیرِ زمین کاموں کے لئے استعمال میں لایا گیا۔ مثلاً ایک مقبرے کو کھولے بغیر اس کے اندرونے کا عکس آپ کو درکار ہے۔ اس میں کسی مناسب پہلو سے ایک سوراخ کیجئے۔ پیری سکوپ اس میں داخل کر دیجئے۔ "پیری سکوپ کیمرہ" کے ذریعہ اس کا فوٹو لے لیجئے۔ بغیر مقبرہ کھولے اس کا اندرونہ آپکے سامنے آجائے گا۔

ان ایجادات کو کیسے کام میں لایا گیا اس کے لئے ایک دلچسپ کتاب ملاحظہ ہو۔ اس کا نام ہے GODS, GRAVES, AND, SCHOLARS - اس کے مصنف کا نام C. W. - CERAM اس کا آخری مکمل ایڈیشن ۱۹۷۱ء میں لندن سے شائع ہوا ہے۔ اس کتاب کے صفحہ ۲۵ - ۲۲۴ پر یہ تفصیل موجود ہے۔

اس کتاب کی اشاعت کے بعد تحت الارض فوٹو گرافی میں مزید ترقی ہوئی ہے۔ جدید ترقی یافتہ طریق یہ ہے کہ جس قبر کے اندرونے کا فوٹو لینا مقصود ہے اس کے قریب ایک پائپ زمین میں داخل کر دیا جاتا ہے اس کے سوراخ میں نہایت مؤثر کیمرہ فٹ کر دیا جاتا ہے اور ایک پیچیدہ طریق کار سے قبر کے اندرونے کا فوٹو حاصل ہو جاتا ہے اس طرح لئے گئے فوٹو امریکہ کے اخبارات میں شائع ہوئے ہیں بالکل صاف ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ قبرِ مسیح کے مشاہدات کا زمانہ اب دُور نہیں ہے بلکہ قریب ہے کیونکہ آج فوٹو گرافی نے اتنی ترقی کر لی ہے کہ کسی مقبرے کو کھولے بغیر اس کے اندرونے کا عکس لیا جا سکتا ہے۔ آثارِ قدیمہ کی ریسرچ میں یہ ایک انقلاب پیدا کرنے والی ایجاد ہے۔ جس کی مدد سے مدفون مقابر اور خزینے منظرِ عام پر آجائیں گے۔ اس فوٹو گرافی کا طریق میں بتا چکا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ جس قبر کا فوٹو لینا مقصود ہو اس کے قریب ایک سوراخ کیا جاتا ہے۔ اس میں کیمرہ منتقل کر دیا جاتا ہے۔ وہ کیمرہ اپنے زاویہ کے اندر کی چیزوں کے فوٹو لے لیتا ہے۔ اس ایجاد کے بعد "قبر یوز آسف" کو کھولے بغیر اس کے فوٹو لینا کوئی مشکل امر نہیں اور جیسا کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے فرمایا ہے کہ اس قبر میں الواح کے ملنے کا بھی امکان ہے۔ تو ان الواح کا فوٹو بھی لیا جا سکتا ہے اس طرح آپ نے رویا میں دیکھا کہ کشمیر سے ایسی اناجیل برآمد ہوئی ہیں جو کہ کسرِ صلیب کی گواہی دیں گی۔ یہ سب باتیں جب پوری ہو جائیں تو پھر کون جویائے حق ہے جو متاثر نہیں ہوگا اس بات پر ایمان نہیں لائے گا کہ قرآن کریم حق ہے اسلام سچا ہے۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہوئے تھے صلیب نے انہیں زخمی کیا۔ مارا نہیں۔ وہ بچائے گئے۔ ان کو اور ان کی والدہ کو "ربوہ کشمیر" میں پناہ دی گئی۔ اسطرح وہ دونوں "خدا کا نشان" بن گئے۔

(۳) قرآن کریم نے فرعون کے متعلق یہ کہا ہے "لِتَكُونَ لِمَنْ خَلْفَكَ آيَةً" (یونس آیت ۹۳) ہم تیرا بدن محفوظ کر لیں گے تاکہ جو لوگ تیرے پیچھے آنیوالے ہیں ان کے لئے تو ایک "نشان" ہو۔

اسی طرح "کشتی نوح" کے متعلق فرمایا

وَلَقَدْ تَرَكْنَاهَا آيَةً فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ

(القمر آیت ۱۶)

اور ہم نے اس کشتی کو ایک "نشان" کے طور پر (پچھلی اقوام کے لئے) چھوڑا۔ پس کیا کوئی نصیحت حاصل کرنے والا ہے ؟

اسی طرح سورہ مومنون میں "مریم" اور "ابن مریم" کے متعلق فرمایا کہ ہم نے ان دونوں کو ایک "آیۃ" یعنی ایک "نشان" بنایا اور ہم نے ان کو ایک اونچی جگہ پر پناہ دی جو ٹھہرنے کے قابل اور بہتے ہوئے پانیوں والی تھی۔

ان تین واقعات پر غور کریں۔ ان سب کو قوموں کیلئے ایک نشان قرار دیا گیا ہے۔

(۱) انیسویں صدی کے آخر میں "فرعون" کی لاش مل گئی اور وہ اقوامِ عالم کیلئے ایک عبرت کا سامان ہے اور ایک "نشان"۔

(۲) "کشتی نوح" کی تلاش میں کئی مہمیں جا چکی ہیں۔ لیکن وہ اس لئے ناکام رہیں کہ "نشیب" کی بجائے "فراز" کی طرف جاتے ہیں۔ قرآن کہتا ہے کہ کشتی جودی پر ٹھہری جو کہ کم و بیش تین ہزار فٹ کی بلند سلسلہ کوہ کا نام ہے۔ اور امریکی ماہرین جاتے ہیں کوہ ارارا پر جو کہ جودی کے شمال میں چودہ پندرہ ہزار فٹ کی بلندی پر ہے۔

سوچنے والی بات ہے کہ کشتی نشیب کی طرف جائیگی یا فراز کی طرف۔ قرآن نے بتایا کہ کشتی ایک کم بلندی والے پہاڑ پر ٹھہری ہے۔ جس کا نام "جودی" ہے نہ کہ اسلامی علاقہ میں انتہائی بلندی والے پہاڑ پر۔ اب امریکی مہم نے قرآن سے راہنمائی حاصل کرنے کی خواہش کا اظہار کیا ہے چنانچہ ان کو قرآنی حقائق سے مطلع کر دیا گیا ہے۔ اب اگر وہ قرآنی خطوط پر تحقیق کریں گے تو کشتی نوح کے آثار کا ملنا کوئی بعید امر نہیں۔ وہ دن دُور نہیں جب "کشتی نوح" مل جائیگی اور دُنیا کے لئے ایک "نشان" بن جائے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

(۳) تیسرا عالمی نشان مریم اور ابن مریم کا ربوہ کشمیر میں پناہ گزیں ہونا ہے۔ یہ نشان بھی منظرِ عام پر آنے والا ہے۔ وہ دن دُور نہیں کہ کسرِ صلیب کا یہ آسمانی حربہ کفر و ضلالت کو پاش پاش کر دے گا۔

آج سے ۷۸ سال قبل حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی یکسر الصلیب کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

(آگے صفحہ ۸ پر ملاحظہ فرمائیے)

آخری قسط

اسلامی آداب کے چند دُرِّ منثور

از مکرم صدیق اشرف علی صاحب موگراں۔

(۵) ہمارے پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بظاہر معمولی ایک حکم یہ دیا ہے کہ جب تم اپنے بھائی سے ملو تو خندہ پیشانی سے ملو جیسا کہ آپؐ فرماتے ہیں۔ وَاَنْ یَلْقٰی اَخَاہُ بِوَجْہٍ طَلِیْقٍ۔ یعنی تمہاری جانب سے یہ بھی ایک صدقہ ہے کہ تم اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے ملو۔ اس حکم پر عمل کرنے میں انسان کا ایک نیا پیسہ بھی خرچ کرنا نہیں پڑتا مگر ہزاروں روپیہ خرچ کرنے پر بھی وہ فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ جو خوش مزاجی کے نتیجہ میں ہمیں حاصل ہوتا ہے۔ آپ بطور تجربہ اس پر عمل کر کے دیکھئے آپ کو فوراً ہی اس کے فائدہ کا اندازہ ہو جائے گا۔ ایک آدمی سامنے سے چلا آرہا ہے آپ اس سے مسکرا کر ملئے آپ کی اس مسکراہٹ سے دو طرفہ ایکشن شروع ہو جائے گا۔

آپ کی مسکراہٹ سے ایک تو آپ کی طبیعت ہلکی ہو جائے گی اور آپ کی طبیعت میں ایک انبساط پیدا ہوگا۔ دوسرے آپ کے مسکرانے سے آنے والا بھی مسکرانے لگے گا اور جب آپ کو یہ پتہ لگے گا کہ آپکے اس معمولی ہتھیار نے مدِّ مقابل پر اپنا بھرپور اثر کیا ہے تو آپ کی خوشی دوبالا ہو جائے گی۔ اس طرح کچھ لمحوں کے لئے ہی سہی آپ دونوں روزمرہ کی پریشانیوں اور غموں کو بھول جائیں گے۔ خدا تعالیٰ نے انسان کی بناوٹ ہی کچھ اس طرح بنائی ہے کہ اس کے ظاہری اعمال کا اثر اس کے باطن پر پڑتا ہے۔ مثلاً انسان اگر تکلّفاً بھی اپنی شکل رونی سی بنائے اور منہ لبسورا رہے تو اس کا دل بھی غمگین ہو جاتا ہے۔ برخلاف اس کے اگر وہ اپنے چہرے پر بشاشت طاری کر لے اور مسکراتا رہے تو اس کا دل بھی خوشی سے بھر جائے گا۔ اسی وجہ سے قرآن کریم نے ایک جگہ کہا ہے کہ لَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا (بنی اسرائیل) یعنی تم زمین پر اکڑ کر نہ چلا کرو کیونکہ تمہارے اس ظاہری عمل کا ایک باطنی اثر بھی ہے جو یہ ہے کہ تمہارے اس عمل کے نتیجے میں تم میں تکبر کا مادہ پیدا ہو جائے گا۔

تفصیل میں نہ جاتے ہوئے میں یہ بیان کرنا چاہتا ہوں کہ اسلام کے اس معمولی حکم پر عمل کرنے سے انسان کو دینی و دنیوی دونوں فوائد حاصل ہوں گے جب ایک شخص کے متعلق لوگوں کو یہ علم ہو جائے کہ فلاں شخص بہت خوش مزاج ہے اور ہر ایک سے خندہ پیشانی سے ملتا ہے تو لوگ اس کی بڑی قدر کرنے لگ جائیں گے اس کا حلقۂ احباب وسیع تر ہو جائے گا۔

مسلمانوں نے اسلام کے اس حکم کے فوائد کو کما حقّہٗ سمجھا ہو یا نہ ہو۔ مگر یورپین لوگوں نے اسلام کے اس حکم کی منفعت کو خوب سمجھا ہے اور اس پر دانستہ یا نادانستہ عمل کرنا شروع کر دیا ہے اور اس چیز کو انہوں نے تہذیبی آداب کا جزو بنا لیا ہوا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہی درست فرمایا ہے کلمة الحکمة ضالّة المومن یعنی ہر حکمت کی بات مومن کی ہی کھوئی ہوئی چیز ہے۔ صرف تلاش شرط ہے۔

(۶) لیجئے ایک معمولی بات پیش کرتا ہوں ہمارے پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ "مَنْ لَمْ یَشْکُرِ النَّاسَ لَمْ یَشْکُرِ اللّٰہَ" یعنی جو لوگوں کا شکر ادا نہیں کر سکتا وہ شخص خدا تعالیٰ کا شکر ادا کر نہیں سکتا۔ بباطن کیا عظیم الشان نکتہ ہے۔ خدا تعالیٰ نے انسان کو متمدن بنایا ہے وہ اپنی ضروریات کے لئے ہمیشہ اپنے ساتھیوں کا محتاج ہے۔ پس جو شخص دوسرے انسانوں کا شکر نہیں کرتا وہ دوسرے لفظوں میں اس بات کا دعویدار بنتا ہے کہ وہ اپنے کام میں کسی کا محتاج نہیں جو بالبداہت غلط ہے اسلام کے اس حکم سے کہ انسان ایک دوسرے کا شکر ادا کرے نیک اور اچھے کاموں کی ترغیب ملتی ہے کیونکہ نیک اعمال بجالانے والوں کو جب اس بات کا احساس ہو جائے کہ میرے کام رائگاں نہیں گئے بلکہ اس کام سے فلاں شخص کو فائدہ پہنچا ہے۔ اور جس کا اس نے شکریہ کے رنگ میں اظہار بھی کر دیا ہے تو اس سے لازماً اس شخص کی مناسب حوصلہ افزائی ہوگی اور آئندہ بھی وہ نیک عمل بجالاتا رہے گا۔

ایک اور حکمت اس حکم کی یہ ہے کہ انسان کو جو بھی فائدہ پہنچتا ہے وہ درحقیقت خدا کی طرف سے پہنچتا ہے اور انسان تو اس درمیان میں محض ایک سبب ہوتا ہے اس لئے دوسرے لفظوں میں جو انسان کا (ان وسیلوں کا) شکریہ ادا نہیں کرتا وہ درحقیقت خدا کا شکریہ ادا نہیں کرتا۔

(۷) جب شکر کا ذکر آہی گیا تو اسلام کے ایک اور حکم کا ذکر کرتا ہوں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ (سورۂ ابراہیم آیت نمبر ۸) یعنی اگر تم شکر کرو گے تو میں تمہیں زیادہ دوں گا۔ خدا تعالیٰ کے بے انتہا فضلوں اور اس کی رحمتوں کو کون شمار کر سکتا ہے اور کون بدبخت ہے جو ان احسانوں کے ہوتے ہوئے کفرانِ نعمت کا مرتکب ہو۔ ہماری ساری زندگی اس کی دی ہوئی نعمتوں کے شکر میں گذر جائے تو بھی اس کا حقِ شکر ادا نہیں کر سکتا۔ مرزا غالب نے کیا ہی سچ کہا ہے ؎

جان دی دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

یعنی اس کا حق ادا کرنے میں سب سے بڑی قربانی یہ بادر ہو سکتی تھی کہ ہم اپنی جان ہی اس راہ میں قربان کر دیں۔ مگر یہ جان بھی تو اسی کی دی ہوئی چیز ہے میری اپنی نہیں پس کیونکر حق شکر ادا ہو۔ لیکن خدا تعالیٰ کا اپنے کمزور بندوں کے ساتھ حسنِ سلوک کا آپ اندازہ تو لگائیں وہ فرماتا ہے اے میرے بندو تم اپنی استطاعت کے مطابق میرا شکر ادا کرو میں تمہیں مزید انعامات دیتا چلا جاؤں گا کیسا سستا اور فائدہ مند سودا ہے۔ ان مختصر سے الفاظ میں ہماری ترقیات کے غیر محدود رستوں کو بیان کیا گیا ہے یعنی ہم جتنا خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتے رہیں گے خدا بھی اسی قدر مزید انعامات ہمیں عطا کرتا رہے گا۔

اس پیغام میں ایک اور بات بھی بیان کی گئی ہے انسان کے اندر دو کیفیتیں ہیں ایک یہ کہ اگر انسان اپنی طبیعت میں شکر اور سیری کا جذبہ پیدا نہ کرے تو وہ کبھی سکون حاصل نہیں کر سکتا اس کی خواہشات پر کوئی بند ہرگز باندھا نہیں جا سکتا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ابن آدم کے پاس اگر پہاڑ کے برابر بھی سونا ہو تو وہ چاہے گا کہ ایک اور پہاڑ سونے کا اسے مل جائے یہاں تک کہ اس کا پیٹ قبر کی مٹی ہی بھر سکتی ہے دوسری کیفیت یہ ہے اگر انسان شکر کرنا چاہے تو بہت قلیل پر بھی وہ قناعت کر سکتا ہے اسی لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے انّ الغنیٰ غنی النفس یعنی حقیقی امیری دل کی امیری ہے پس شکر کرنے سے ہی حقیقی راحت اور سکون میسر آ سکتا ہے پس جہاں اس حکم کے ذریعہ مزید ترقیات کے دروازے ہمارے لئے کھولے گئے وہاں شکر کرنے کے نتیجہ میں استغناء کی عظیم دولت بھی ہمیں حاصل ہو سکتی ہے۔

(۸) رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حکم جو بظاہر معمولی نظر آتا ہے یہ دیا ہے کہ اَفْشُوا السَّلَامَ یعنی سلام کو پھیلاؤ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ دو شخص اگر ایک سمت جا رہے ہوں اور ان کے درمیان ایک درخت آجائے اور لمحہ بعد پھر آپس میں ملیں تو بھی سلام کیا کرو اس حکم میں بے شمار حکمتیں پوشیدہ ہیں۔ یہ ایک ایسا حکم ہے جس پر ہر کس و ناکس غریب و امیر چھوٹا بڑا سب عمل کر سکتا ہے اس سلام کے ذریعہ ایک مومن اپنے بھائی کے لئے ہر دم خدا تعالیٰ کی رحمت اور سلامتی کا خواہاں رہتا ہے۔ یہ حکم ہمیں یاد دلاتا ہے کہ ہمارا مطمح نظر ہمیشہ دوسروں کی خیر خواہی اور سلامتی ہونا چاہیئے۔ اور اس لفظی تکرار سے مسلسل عمل کی ترغیب دی گئی ہے۔ ایک باوقار شخص کبھی نہ چاہے گا کہ اس کے قول اور فعل میں موافقت نہ ہو پس یہ کیونکر ممکن ہے کہ ایک شخص زبان سے تو اپنے بھائی کے لئے رحمت اور سلامتی کا خواہاں ہو اور عملاً اس کی خیر [illegible] کے لئے کوشاں نہ ہو۔ پس اسلام نے [illegible] معمولی حکم کے ذریعہ ایک اونچے کردار کی طرف توجہ دلائی ہے تاکہ ایک اچھے اور خوشحال معاشرہ کی تشکیل ہو۔

افسوس ہے کہ آج مسلمان اسلام

کے اس حکم پر کماحقہ عمل نہیں کرتے اور وہ اس حکم کو موجودہ ترقی یافتہ دور کے خلاف سمجھ کر ترک کر رہے ہیں اور آپس میں ملاقات کے وقت سلام کرنے کی بجائے بعض بے معنی اور لغو الفاظ استعمال کرنے لگ گئے ہیں جیسے "ٹاٹا" "گڈ مارننگ" وغیرہ اس کا نتیجہ بھی ہمارے سامنے ہے۔ آج مسلمانوں کے درمیان وہ خیر خواہی کا جذبہ جو اسلام ان کے اندر پیدا کرنا چاہتا ہے ناپید ہوتا جا رہا ہے۔

(۹) باہمی محبت اور اخوت کو فروغ دینے کے لئے اسلام نے ایک اور حکم دیا ہے۔ جس کو آج کی ترقی یافتہ اقوام نے اس کے سود مند ہونے کے سبب سے اپنا لیا ہے لیکن ہم وثوق سے کہہ سکتے ہیں کہ یہ ان کی ایجاد نہیں بلکہ ہمارے پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے چودہ سو سال قبل ہمیں سکھلایا تھا۔ آپؐ فرماتے ہیں۔ تہادوا تحابوا یعنی اگر تم آپس میں محبت کے تعلقات کو مضبوط کرنا چاہتے ہو تو آپس میں تحفوں کا تبادلہ کیا کرو تحفوں کے بارے میں یہ ہدایت فرمائی کہ کوئی معمولی چیز بھی تمہارا بھائی تمہیں دے تو اس کو قبول کیا کرو اس سلسلہ میں اسلام نے بہت ساری تفصیل بیان کی ہے مگر میں تفصیل میں نہ جاتے ہوئے قرآن کریم کے ایک حکم کو یہاں بیان کرتا ہوں جس سے اس کے بہت سے پہلو واضح ہو جاتے ہیں خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَاِذَا حُیِّیْتُمْ بِتَحِیَّۃٍ فَحَیُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَا اَوْ رُدُّوْهَا (سورہ نساء آیت نمبر ۸۷) یعنی تحفوں کے بارے میں تمہارا یہ طریق ہونا چاہیئے کہ جب کبھی تمہیں کوئی تحفہ دے تو تمہاری کوشش ہونی چاہیئے کہ کوئی اس سے بہتر تحفہ تم اس کی طرف لوٹاؤ یا کم از کم اس تحفے جیسا ہی لوٹاؤ۔ اسی لئے یہ مسنون طریق ہے کہ جب کوئی السلام علیکم کہتا ہے تو اس کے ساتھ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کا اضافہ کیا جاتا ہے

(۱۰) اسلام صفائی پر بہت زور دیتا ہے وہ ہم سے ایسے معاشرہ کا خواہاں ہے جس میں ہر قسم کی ظاہری و باطنی صفائی پائی جاتی ہو چنانچہ اسلام نے صفائی کے سلسلہ میں بہت سی بنیادی باتیں بیان کی ہیں۔ مگر میں صرف ایک معمولی حکم یہاں بیان کرنا چاہتا ہوں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ دینے کے طریق میں فرمایا ہے کہ ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وہ چیز کو رستہ سے اٹھا دو تکلیف دہ ہو۔ بہت معمولی سی بات ہے آپ سڑک پر چلے جا رہے کوئی تکلیف دہ چیز آپ کو نظر آ جائے تو اس کو اٹھا کر آپ دور کر دیں اگر ہر مسلمان اسلام کے اس معمولی حکم پر عمل کرنا شروع کر دے تو سڑک پر کبھی گندگی اور تکلیف دہ چیز نہ رہے گی۔ جب سڑک کی صفائی کا اس قدر اہتمام ہوگا جہاں پر گندگی کا زیادہ امکان رہتا ہے تو باقی جگہ کی صفائی کا بدرجہ اولیٰ خیال ہونا چاہیئے۔ اسی کی طرف رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حکم میں توجہ دلائی ہے ایک اور لطف کی بات یہ ہے کہ آپ سڑک سے ایسی تکلیف دہ چیز کو ہٹا رہے ہیں جس سے سراسر آپ کا فائدہ مقصود ہے مگر اسلام اس کو بھی آپ کی طرف سے دیا ہوا ایک صدقہ شمار کرتا ہے۔ گویا ہم ہے آم اور گٹھلیوں کے دام والی بات ہو گئی۔

(۱۱) اب آپ کے سامنے ایک معمولی واقعہ بیان کرتا ہوں ایک مرتبہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت مسجد میں تشریف لائے اس وقت مسجد میں کچھ صحابہؓ سو رہے تھے اور کچھ صحابہؓ جاگ رہے تھے۔ آپؐ نے حسب معمول ان کو سلام کہا۔ راوی بیان کرتا ہے کہ آپؐ نے اس موقعہ پر اس طور سے سلام کہا کہ جو ہم میں سے جاگ رہے تھے وہ تو اس سلام کو سن سکتے تھے لیکن جو ہم میں سے سو رہے تھے ان کی نیند میں خلل بھی نہ ہو سکتا تھا سبحان اللہ میرے ماں باپ آپؐ پر قربان اس معمولی واقعہ کے ذریعہ آپؐ نے ہدایت کے ہزار ہا دروازے کھول دیے ہیں آپؐ کے صحابہؓ وہ تھے کہ اگر خدانخواستہ آپؐ کی طرف سے کوئی تکلیف بھی پہنچتی تو وہ اس کو اپنے لئے موجب راحت و فخر سمجھتے مگر یہاں آپؐ ان کے لئے سلامتی کا پیغام پہنچا رہے ہیں مگر وہ بھی اس آواز سے کہ سونے والوں کی نیند میں خلل نہ ہو۔

آپؐ نے اس عمل سے ہمیں بتایا کہ نیکی کا معیار کیا ہے؟ اور اس کے لئے کیا کیا احتیاط لازمی ہے۔ ہم میں سے بعض اپنے ہی زعم میں بڑے نیک کام بجا لا رہے ہوتے ہیں۔ تاہم لیکن ہمیں یہ کبھی خیال نہیں رہتا کہ ہماری اس نیکی سے کسی کو تکلیف ہو رہی ہے یا نہیں یا ہمارا یہ کام خدا کے نزدیک مقبول ہے یا نہیں۔ پس مومن کو بہت چوکس ہونا چاہیئے بعض معمولی معمولی باتوں کو نظر انداز کرنے کے نتیجہ میں بڑے بڑے اعمال باطل ہو جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم صرف عمل کرنے کے لئے نہیں کہتا بلکہ عمل صالح کرنے کو کہتا ہے یعنی خدا کے نزدیک وہی عمل مقبول ہوتے ہیں جو مناسب حال بھی ہوں یہی وجہ ہے دو شخص عمل تو ایک ہی کر رہے ہوتے ہیں مگر ایک شخص حسن احتیاط سے دوسرے سے درجہ میں بڑھ جاتا ہے اس واقعہ میں ایک اور بات ہمیں یہ سکھلائی گئی ہے کہ ہمیں ہمیشہ دوسروں کے جذبات و احساسات اور آرام کا لحاظ ہونا چاہیئے اور یہ ایک اعلیٰ درجہ کی نیکی ہے۔

(۱۲) اسلام نے ایک حکم یہ دیا ہے کہ اکرموا اولادکم یعنی تم اپنی اولاد کی عزت کیا کرو والدین کے احترام اور ان کی کامل اطاعت اور ان سے حسن سلوک کرنے کے آداب وغیرہ کے بارے میں اسلام نے مفصل احکامات جاری کئے ہیں مگر یہاں اسلام نے اس معمولی تعلیم کے ذریعہ تربیت اولاد کے سلسلہ میں ایک کلیدی گر بیان کیا ہے غور کیا جائے تو اس میں ہمیں بے شمار حکمتیں نظر آئیں گی۔

عام طور پر لوگ اپنی اولاد سے عزت سے پیش نہیں آتے اور ان سے ترشروئی سے کلام کرتے ہیں ان کے جذبات اور نازک احساسات کا خیال نہیں رکھتے بلکہ وہ سمجھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے ان کو اولاد اس غرض کے لئے دی ہے کہ ان پر حکومت کی جائے جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بچے اپنے آپ کو ایک قید اور بندھن میں محسوس کرتے ہیں۔ انہیں اپنے اردگرد کا ماحول گھٹا گھٹا سا لگتا ہے اور جب وہ بڑے ہو جاتے ہیں۔ تو اپنے کو اس قید سے آزاد کرانے کی سوچتے ہیں ظاہر ہے کہ یہ کیفیت ایک خوش آئند مستقبل کا پیش خیمہ نہیں بن سکتی۔ لیکن اس کے برعکس جو والدین اسلام کی تعلیم کے مطابق اپنی اولاد کی عزت و تکریم کرتے ہیں اور اپنی اولاد کو خود اعتمادی کے ماحول میں پروان چڑھاتے ہیں۔ ان کی اولاد بڑے ہو کر ان کے لئے قرۃ العین بنتی ہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں آتا ہے کہ جب آپ کے پاس آپ کی بیٹی حضرت فاطمہ تشریف لاتیں تو آپ ان کے [illegible] ہو جاتے اور [illegible] کو اپنے پاس بٹھاتے [illegible] کا نتیجہ تھا کہ حضرت فاطمۃ الزہراء جنتی عورتوں کی سردار کہلائیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو ان اسلامی آداب پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

قبر مسیح اور جدید فوٹوگرافی۔ بقیہ صفحہ ۶

"اس پیشگوئی میں یہی اشارہ تھا کہ مسیح موعود کے وقت میں خدا کے ارادے سے ایسے اسباب پیدا ہو جائیں گے جن کے ذریعہ سے صلیبی واقعہ کی اصل حقیقت کھل جائے گی تب انجام ہوگا اور اس عقیدہ کی عمر پوری ہو جائے گی۔ لیکن نہ کسی جنگ اور لڑائی سے بلکہ محض آسمانی اسباب سے جو علمی اور استدلالی رنگ میں دنیا میں ظاہر ہوں گے۔"

(مسیح ہندوستان میں صفحہ ۶۲)

درخواستہائے دعا

* جیسا کہ احباب کو علم ہے میرے بیٹے عزیزم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ جماعت احمدیہ حیدر آباد کو گذشتہ دنوں ایک حادثہ پیش آ گیا تھا۔ مورخہ ۲۳ کو بائیں پنڈلی کا دوبارہ آپریشن کیا گیا ہے احباب کرام سے عزیزم کی کامل صحت اور مقبول خدمت دین کی توفیق پانے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار۔ (منشی) محمد دین درویش قادیان۔

* خاکسار امسال ایم اے اردو کے فائنل امتحان میں شریک ہو رہا ہے احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے خاکسار کو اس امتحان میں نمایاں کامیابی عطا فرمائے آمین

خاکسار: محمود احمد خان مائین رزورہ ضلع (کشمیر)

تامل رسالہ راہِ امن کی چھ سالہ خدمتِ دین

مرتبہ مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل مبلغ انچارج مدراس

خدا تعالیٰ کا بے انتہا فضل وکرم اور اُس کا احسانِ عظیم ہے۔ کہ جماعت احمدیہ مدراس کے زیر اہتمام نکلنے والے تامل ماہنامہ راہ امن (SAMADHANA VAZHI) اپنی چھ سالہ خدماتِ دین بجالاتے ہوئے ساتویں سال میں کامیابی سے داخل ہوا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

مارچ ۱۹۷۱ء سے کر اب تک یہ رسالہ بلاناغہ ہر ماہ باقاعدگی سے شائع ہو رہا ہے۔ اس کے لئے محترم جناب ناظر صاحب دعوۃ وتبلیغ کا بھرپور تعاون حاصل ہوتا رہا ہے۔ جس کے نتیجہ میں صوبہ تامل ناڈو کے طول وعرض میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کا پیغام اور روح پرور تعلیمات اور خلفاء حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے خطبات وارشادات پہنچانے اور جماعت احمدیہ کے متعلق پیدا کی گئی غلط فہمیوں کو دور کرنے کا بہترین موقعہ میسر آتا رہا۔ الحمد للہ۔

یوں تو صوبہ تامل ناڈو میں مسلمانوں کی طرف سے مختلف تامل رسالے شائع ہوتے رہے ہیں۔ لیکن یہ تمام رسالے صرف چند فقہی مسائل کے اردگرد ہی اُلجھے ہوئے ہیں۔ حالاتِ حاضرہ کے متعلق اور موجودہ عالمی مسائل کے بارے میں اسلام اور قرآن کریم کی روشنی میں کوئی حل پیش کرنے میں ناکام رہے ہیں۔ لیکن اس کے بالمقابل خدا کے فضل وکرم سے علمی طبقہ میں رسالہ راہ امن کے علمی مضامین اور مقالوں کی وجہ سے ایک قابل قدر مقام حاصل ہے۔ ہر اشاعت میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے روح پرور ملفوظات اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے تازہ خطبات وارشادات شائع کرنے کا التزام کیا جاتا ہے۔ نیز ہر ماہ سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی کتاب دیباچہ قرآن کا تامل ترجمہ بھی قسطوار شائع ہوتا آرہا ہے۔

اس رسالہ کے شائع ہونے کے ابتدائی دو تین سالوں میں اس کی مخالفت میں تامل ناڈو کے مختلف اضلاع سے شائع ہونے والے ماہنامہ۔ الرحمت۔ رسالہ جماعت العلماء۔ صوت القرآن۔ اور الاسلام وغیرہ کمربستہ رہے۔ لیکن خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے رسالہ راہ امن کے مقابلہ میں ان سب رسالوں کو ناکام ونامراد ہونا پڑا اور خاموشی اختیار کرنے میں ہی انہوں نے اپنی عافیت سمجھی ہے۔

اسلام اور مقدس بانیٔ اسلام حضرت رسول کریم صلعم کے خلاف دیگر رسالوں میں شائع ہونے والے مضامین کا کافی وشافی اور ناقابل تردید جواب لکھنے کی توفیق بھی اس رسالہ کو حاصل ہوتی رہی ہے۔

چنانچہ مدراس سے نکلنے والے کثیر الاشاعت ہفت وار رسالہ کلکی (KALKI) نے اپنی ایک اشاعت میں سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلعم کی مقدس شان میں گستاخی کرتے ہوئے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی تھی کہ گویا اسلام نعوذ باللہ بزورِ شمشیر پھیلا ہے۔ اور رسالہ نے مسئلہ جہاد کو غلط رنگ میں پیش کیا تھا۔

اِس مضمون کا مختلف مسلم رسالوں نے جواب لکھکر شائع کیا تھا۔ لیکن مسئلہ جہاد کے بارے میں ان رسالوں کو اسلام کی صحیح ترجمانی کرنے میں ناکامی ہو گئی تھی۔ اس لئے کئی غیر احمدی معززین نے اس مضمون کا جواب لکھنے کی خواہش خاکسار سے کی۔ چنانچہ رسالہ راہ امن کی دو قسطوں میں مذکورہ مضمون کا تسلی بخش جواب لکھ کر شائع کرایا گیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے اس مضمون کی مقبولیت مسلمانوں اور غیر مسلموں کے ہر طبقہ میں ہوئی۔ اور اپنوں اور غیروں کی خواہش پر اس مضمون کو علیحدہ طور پر ایک رسالہ کی شکل میں شائع کیا گیا۔

اِس کتابچہ پر بہترین تبصرہ کرتے ہوئے "الاسلام" وغیرہ رسالوں نے اس مضمون کو اسلام کی بہترین خدمت گردانتے ہوئے گرانقدر تبصرہ لکھا جس کے نتیجہ میں اِس کتابچہ کا مطالبہ کرتے ہوئے خاکسار کو سینکڑوں خطوط پہنچتے رہے۔ اس طرح اِس کتابچہ کے ذریعہ بہت وسیع پیمانے پر حضرت مسیح موعود علیہ السّلام اور تحریک احمدیت سے روشناس کرانے کا بہترین مواقع میسر آئے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اِسی طرح خدا تعالیٰ کے خاص فضل وکرم اور اس کی تائید ونصرت سے ہمیں ۱۵ اپریل ۱۹۷۷ء میں اِس رسالہ کا چھٹا سالنامہ شائع کرنے کی توفیق عطا ہوئی۔ مختلف روح پرور تصاویر پر مشتمل اِس دیدہ زیب سالنامہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السّلام اور خلفاءِ مسیح موعود علیہ السّلام کی کتابوں میں سے بعض حصوں کے ترجمہ کے علاوہ سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کے اس خاص پیغام کو بھی شریک اشاعت کیا گیا تھا جو آپ نے جنوبی ہند کی جماعتوں کے نام خاص طور پر اپنی وفات سے چند سال قبل ارسال فرمایا تھا۔

یوں تو تامل ناڈو کے طول وعرض سے ہمیں سینکڑوں خطوط اِس رسالہ کے مضامین کی افادیت اور علمیت کی سراہنا میں ملتے رہے ہیں۔ علاوہ ازیں اِس سالنامہ میں شائع شدہ مضامین کے بارے میں نوجوان علمی طبقہ میں خوب چرچا ہو رہا ہے جس کا اظہار کرتے ہوئے ہمیں بہت سارے خطوط موصول ہوئے ہیں۔ ان میں سے صرف ایک کا ترجمہ قارئین کرام کی دلچسپی کے لئے درج ذیل کیا جا رہا ہے۔

پالئم کوٹے (ضلع ترونلویلی۔ تامل ناڈو) سے PIRAIYANBAN. اپنی چٹھی میں یوں تحریر فرماتے ہیں:۔

"۱۹۷۷ء کا راہ امن سالنامہ مطالعہ کیا حضرت مرزا غلام احمد (علیہ السّلام) کا مضمون ہر اُس مسلمان کے لئے فائدہ مند ہے جو خلوص دل سے اس کا مطالعہ کرتا ہے۔

اِس حقیقت کا ابھی ہمیں علم ہوا ہے کہ پچھلے ۵۰ سال سے صوبہ مدراس میں جماعت احمدیہ قائم ہے۔ اس حقیقت کا اظہار بھی مجھے راہ امن کے ذریعہ ہی ہوا ہے۔ راہ امن کے ذریعہ ہی مجھے مزید احمدیہ لیٹریچر کا مطالعہ کرنے کا موقعہ ملا ہے۔

خلیفۃ المسیح الثانی نے جنوبی ہند کے احمدی جماعتوں کے نام کئی سال قبل جو پیغام ارسال فرمایا تھا اس کی تعمیل صرف اب آپ لوگوں نے شروع کی ہے۔ جنوبی ہند کے رہنے والے فکر وتدبر کرنے والے اور علمی شوق رکھنے والے ہیں۔ مجھے اُمید ہے کہ آپ اِس علاقہ میں ضرور کامیاب ہوں گے۔ ایک ہندو خاتون ... دکھماری کا بہترین مضمون بھی اِس رسالہ میں پڑھا۔ مجھے یقین ہے کہ وہ خاتون بھی احمدیت کے قلعہ میں ضرور پناہ گزین ہوں گی۔

اِس کا سہرا بھی رسالہ راہ امن کے سر پر ہوگا۔ اسلام اور علم ہیئت کے بارے میں ڈاکٹر صالح محمد اللہ دین کا مضمون بھی بہت مفید ہے۔ اور اس کے ذریعہ اسلام کے بارے میں ہمیں نئے علوم کا انکشاف ہوا ہے۔

(حضرت) خلیفۃ المسیح الثانی (رضی اللہ عنہ) کا مضمون "ہمارے عقائد" بھی جماعت کے بارے میں بہت غلط فہمیاں دور کرنے کا موجب رہا ہے۔ خاص کر اس فقرہ نے کہ "ہم کوئی سیاسی جماعت نہیں ہیں اور نہ ہی کسی سیاسی جماعت سے ہمارا ربط وتعلق ہے"! مجھ پر بہت اثر کیا ہے۔ مولوی محمد عمر صاحب کا مضمون "امام مہدی کے بارے میں رسول کریمؐ کی پیشگوئیاں" بہت ہی پُر از معلومات ہے۔ بہت محنت سے اس کو ترتیب دیا ہے۔ میں آخر میں رسالہ راہ امن کو اپنی دلی مبارک بادی پیش کرتا ہوں"

اسی طرح ایک غیر احمدی دوست مکرم وی۔ ایم۔ شاہ الحمید صاحب میلا پالئم سے لکھتے ہیں۔

"آپ کے رسالہ کے شائع ہونے کے شروع سے ہی میں بالالتزام اس کا مطالعہ کرتا رہتا ہوں اور اس کے مضامین کے بارے میں دوستوں سے بحث ومباحثہ بھی کرتا رہا ہوں۔ اس رسالہ میں خاص کر مولوی عمر صاحب مبلغ کے مضامین بہت شوق سے پڑھتا ہوں کیونکہ اُن کے ملکۂ تقریر کو میں نے متعدد دفعہ میلا پالئم میں سُنا ہے۔ اسی طرح ان کے اندازِ تحریر میں بھی ایک خاصیت اور جدت پائی جاتی ہے۔

تامل ناڈو سے شائع ہونے والے مُلّاؤں کے مختلف رسالے بھی مَیں پڑھتا ہوں لیکن راہ امن میں شائع ہونے والے کسی ایک مضمون کا بھی مقابلہ یہ رسالے نہیں کر سکتے یہ میرا یقین ہے۔ راہ امن میں شائع ہونے والے مضامین پڑھنے کے بعد کوئی بھی نہیں کہہ سکتا کہ احمدی جماعت اسلام سے علیحدہ کوئی جماعت ہے۔ اس کا ہر مضمون قرآن واحادیث سے مزین نظر آتا ہے۔ لیکن اس کے بالمقابل دیگر ملاؤں کے رسالوں میں یہ لوگ اپنے من مانی ہی اسلام کے نام پر شائع کرتے ہیں۔ پُرانے زمانے کے قصے کہانیوں سے اپنے رسالوں کو بھر دیتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی اپنی اپنی تجارت کے فروغ کے لئے اِن رسالوں کے ذریعہ کوشش کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ خدا کی خوشنودی اور رضامندی ان کا مقصد نہیں۔

میری خلوص دِل سے دعا ہے کہ خدا تعالیٰ رسالہ راہ امن کو پروان چڑھائے اور دن دوگنی رات چوگنی ترقی حاصل ہو جائے۔ آمین"

اسی طرح ہمیں موصول ہونے والے مختلف خطوں سے علمی طبقہ میں اس کو حاصل مقبولیت کا علم ہو جاتا ہے۔

اس طرح خدا تعالیٰ نے اس رسالہ کو نہایت کامیابی سے خدمتِ اسلام کا چھ سالہ عرصہ طے کرتے ہوئے اپنا قدم ساتویں سال میں رکھنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔

اس موقعہ پر مَیں خاص طور پر محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ اور محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ کا تہ دل سے شکریہ ادا کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ جو اس رسالہ کے ابتداء سے لیکر اب تک بھرپور تعاون اور قیمتی مشورے عطا فرماتے رہے ہیں۔ اسی طرح اُن تمام مخلصین کا بھی تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں جو اس چھ سال کے عرصہ میں رسالہ کی قلمی اور مالی تعاون فرماتے رہے ہیں۔ فجزاہم اللّٰہ احسن الجزاء۔

آخر میں قارئین کرام کی خدمت میں مؤدبانہ درخواست ہے کہ دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رسالہ کو لمبی عمر عطا فرمائے تاکہ خدمتِ اسلام کے اس میدان میں کامیابی کے ساتھ آگے ہی آگے بڑھتا رہے۔ آمین۔

اعلاناتِ نکاح

مورخہ ۲۰/۶ کو محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللّٰہ تعالیٰ نے بعد نماز عصر مسجد مبارک میں حسبِ ذیل تین نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ محترم موصوف نے آیاتِ مسنونہ تلاوت فرمانے کے بعد خطبہ نکاح میں محترم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز (جن کے بیٹے کا نکاح ہوتا تھا) کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ مکرم عاجز صاحب نے ۱۹۴۷ء سے قبل بھی سلسلہ کی بہت خدمت کی اور اب بھی سلسلہ کی متعدد اہم خدمات آپ کے سپرد ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں احسن رنگ میں نباہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(۱) ـــــ عزیز مکرم عبد الکریم صاحب صالح ابن مکرم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز ناظر جائیداد کے نکاح کا اعلان عزیزہ مریم صدیقہ خان صاحبہ بنت مکرم محمد یاسین صاحب مرحوم ساکن بلنگھم (لندن) کے ہمراہ بعوض مبلغ ۵۰۱/- پونڈ سٹرلنگ حق مہر۔

(۲) ـــــ عزیز مکرم مولوی محمد یوسف صاحب بٹ مبلغ سلسلہ ابن مکرم عبد الغنی صاحب بٹ ناصر آباد (کشمیر) کے نکاح کا اعلان عزیزہ آمنہ بانو صاحبہ منڈاشی بنت مکرم منشی محمد عبد اللہ صاحب منڈاشی ساکن بھدرواہ کے ہمراہ بعوض مبلغ ۲۰۰۰/- روپے حق مہر۔

(۳) ـــــ عزیزہ عفت جہاں صاحبہ بنت محترم سیٹھ غلام احمد صاحب (عُرف جنوں میاں) ساکن حیدر آباد کا نکاح عزیز مرزا انور اللہ بیگ صاحب ولد محترم مرزا دلاور علی بیگ صاحب مرحوم کے ہمراہ بعوض پانچہزار روپیہ حق مہر۔

محترم مرزا صاحب نے اعانت بدر وغیرہ کے لئے پچیس روپے دئے ہیں۔

احباب ان سب رشتوں کے باعثِ برکت اور مثمر ثمراتِ حسنہ ہونے کے لئے دُعا فرمائیں۔

(ایڈیٹر بدر)

اَخبارِ قادیان

★ ـــ محترم ملک عبد الکریم صاحب والد مکرم ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب ناصر درویش ترگڑی ضلع گوجرانوالہ سے زیارتِ مقاماتِ مقدسہ اور اپنے بیٹے سے ملاقات کے لئے مورخہ ۱۲/۶ کو قادیان تشریف لائے۔

★ ـ عزیز عبد الکریم صاحب صالح ابن محترم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز ناظر جائیداد (جن کا رشتہ لندن میں ہو چکا ہے) مورخہ ۲۱/۶ کو قادیان سے انگلستان کے لئے روانہ ہو گئے۔

★ ـ محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ بعض جماعتی امور کے سلسلہ میں مدراس۔ کیرنگ۔ بھوبنیشور۔ کٹک اور کلکتہ سے ہوتے ہوئے مورخہ ۲۲/۶ کو قادیان واپس تشریف لے آئے۔

درخواستہائے دُعا

۱ـ خاکسار کے بڑے ماموں مکرم پی عبد الرزاق صاحب کی بائیں آنکھ کا موتیا بند آپریشن بفضلہ تعالیٰ کامیابی سے ہو چکا ہے احباب کرام کی خدمت میں پوری بینائی عود کر آنے اور کامل شفا پانے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ اس ضمن میں اُنہوں نے ۱۰/- روپے شکرانہ فنڈ میں دئے ہیں۔ خاکسار ـ محمد عمر مبلغ سلسلہ مدراس ـ

۲ ـ میرے چھوٹے بھائی عزیزم محمود احمد پرویز کا پی۔ یو۔ سی۔ سائنس فرسٹ ایر کا عنقریب نتیجہ نکلنے والا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں عزیز موصوف کی نمایاں کامیابی اور نیک خادم دین بننے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار ـ کلیم احمد ناصر قادیان ـ

۳ ـ میرے والد مکرم مولوی محمد نعمت اللہ صاحب موصی چندہ پور کی صحت ایک ہفتہ سے ناساز ہے بخار ہے اور کمزوری ہے احباب جماعت سے کامل صحت کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار ـ محمد معین الدین احمدی چندہ پور۔

وصیتیں

نوٹ: ـ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی شخص کو کسی نہج سے کسی وصیت پر اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر اندر اپنے اعتراض کی تفصیل سے دفتر ہٰذا کو آگاہ کرے۔ ـــ **سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان**

وصیت نمبر ۱۴۲۵۸ ـــ مَیں مبارک احمد بٹ ولد مکرم ولی محمد صاحب بٹ ـ پیشہ کارکن صدر انجمن احمدیہ قادیان عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن رشی نگر ڈاکخانہ رام نگری ضلع اسلام آباد ـ صوبہ کشمیر ـ

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/ اگست ۱۹۷۶ء ۱۳۵۵ ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ـ میرا مشاہرہ اس وقت ۱۸۰/- روپے اور قحط الاؤنس ۳۵/- روپے ماہوار ہے ـ میری ذاتی جائیداد مختلف اشیاء پر مشتمل ہے ـ جس کی مجموعی قیمت تین صد روپیہ ہوگی ـ مَیں اس مشاہرہ اور جائیداد منقولہ کے دسویں حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں ـ میری کوئی جائیداد غیر منقولہ نہیں ـ میری یہ وصیت آئندہ بڑھتی ہوئی آمد اور جائیداد پر جو مَیں آئندہ پیدا کر سکوں ـ اور عند الوفات ثابت ہو حاوی ہوگی ـ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم ـ ولا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم ـ آمین یا رب العالمین ـ

کاتب الحروف ملک صلاح الدین مؤلف اصحاب احمد قادیان ـ

العبد ـ مبارک احمد بٹ ـ گواہ شد ـ سید بدر الدین احمد ـ گواہ ـ منظور احمد گجراتی بی۔ اے قادیان ـ

وصیت نمبر ۱۴۲۸۰ ـــ مَیں شہرہ عالم ولد مکرم شیخ خورشید احمد صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۲ء ساکن بہالا (کلکتہ) ڈاکخانہ بہالا ضلع کلکتہ ۶۱ صوبہ بنگال ـ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ـ

میری جائیداد غیر منقولہ مندرجہ ذیل ہے ـ

(۱) ـ ایک چھوٹا سا مکان جس کی قیمت اندازاً ۲۰۰۰/- روپے ہے ـ (۲) ـ ایک قطعہ زمین جس میں کہ میری تین بہنیں بھی حصہ دار ہیں ـ میرے حصہ کی قیمت اندازاً ۱۵۰/- روپے ہے ـ

مندرجہ بالا جائیداد کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے ـ البتہ میرا گذارہ ایک فیکٹری میں عارضی ملازم کی حیثیت سے ماہوار ۲۰۰/- روپے پر ہے ـ مَیں آج بتاریخ ۲/۷ کو بلا کسی جبر و اکراہ کے اپنی کل جائیداد مالیتی ۲۱۵۰/- روپے اور اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں ـ اور اگر زندگی میں اور جائیداد پیدا کروں اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ـ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم ـ

العبد ـ شیخ شہرہ عالم ـ گواہ شد ـ محمد نور عالم احمدی امیر جماعت احمدیہ کلکتہ ـ گواہ شد ـ جلال الدین انسپکٹر بیت المال ـ

وصیت نمبر ۱۴۲۸۶ ـــ مَیں شیخ بشارت احمد ولد مکرم شیخ عباس احمد صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ـ حال موسیٰ بنی مائنز ڈاکخانہ موسیٰ بنی مائنز ضلع سنگھ بھوم صوبہ بہار ـ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ـ

میری اس وقت کسی قسم کی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے ـ البتہ میرا گذارہ ماہوار چار ہزار روپے بصورت ملازمت ہے ـ مَیں اپنی آمد کا ماہوار ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں ـ اور یہ بھی عہد کرتا ہوں کہ آئندہ جب کبھی میری آمد میں کسی قسم کا اضافہ ہوگا ـ اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہونگا ـ نیز میرے مرنے کے بعد یا اس سے پہلے میرے ترکہ میں کوئی جائیداد آئے گی یا ثابت ہوگی اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی ـ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم ـ

العبد ـ شیخ بشارت احمد ـ گواہ شد ـ جلال الدین انسپکٹر بیت المال ـ گواہ شد ـ شیخ ابراہیم صدر جماعت ـ

فہرست نمبر ۱۰

منظوری انتخاب عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ بھارت

برائے سال یکم مئی ۱۹۷۷ء تا ۳۰ راپریل ۱۹۸۰ عیسوی

(۱) جماعتِ احمدیہ آدی ناڈ (کیرالہ سٹیٹ)

صدر جماعت: مکرم کے حمید کنجو صاحب۔
سیکرٹری مال و تبلیغ و تربیت و تعلیم: مکرم کے۔ محمد کنجو صاحب کاون کیٹرل۔

(۲) جماعتِ احمدیہ جڑچرلہ۔ ضلع محبوب نگر۔ (آندھرا)

صدر جماعت و سیکرٹری مال: مکرم محمد ابراہیم خاں صاحب حیدر آبادی۔
سیکرٹری تبلیغ و تربیت و تعلیم: " میر احمد اشرف صاحب۔
سیکرٹری تحریک جدید و وقفِ جدید: مکرم میر احمد ظفر صاحب۔

(۳) جماعتِ احمدیہ بنگلور (کرناٹک)

صدر جماعت: مکرم الحاج بی ایم عبد الرحیم صاحب۔
نائب صدر: مکرم سید احمد صاحب۔
سیکرٹری مال: مکرم محمد حفیظ اللہ صاحب۔
سیکرٹری تبلیغ و تربیت: مکرم عبد الرحمٰن بیگ صاحب۔
" امور عامہ و جنرل سیکرٹری: مکرم محمد شفیع اللہ صاحب۔
" تعلیم: مکرم سید عبد الحفیظ صاحب (کوتی)
سیکرٹری تحریک جدید و وقفِ جدید: مکرم قریشی عبید اللہ صاحب۔

(۴) جماعتِ احمدیہ سکندر آباد (آندھرا)

صدر جماعت: مکرم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب۔
سیکرٹری تعلیم و تربیت: مکرم بشیر الدین الہ دین صاحب
سیکرٹری مال و تبلیغ: مکرم سیٹھ یوسف احمد الہ دین صاحب۔
سیکرٹری تحریک جدید و وقف جدید: مکرم لطف اللہ صاحب
سیکرٹری امور عامہ: مکرم مہر الدین صاحب۔
" وصایا: مکرم سیٹھ علی محمد الہ دین صاحب۔
" صد سالہ جوبلی فنڈ: مکرم محمد حنیف صاحب۔
قاضی جماعت مقامی: مکرم محمد احمد صاحب۔

(۵) جماعتِ احمدیہ گیا (بہار سٹیٹ)

صدر جماعت: مکرم شاہ شکیل احمد صاحب
سیکرٹری مال: مکرم شاہ ناصر احمد صاحب

چندہ نشر و اشاعت

نظارت دعوۃ و تبلیغ ہر سال اشاعتِ اسلام کے لئے قریب ایک لاکھ روپے کا لٹریچر شائع کرتی ہے۔ اور جماعتوں و مبلغین کو تبلیغ کی خاطر بھجواتی ہے۔ جماعتوں اور احباب کو ثواب میں شریک کرنے کے لئے صدر انجمن احمدیہ نے دس ہزار روپے مشروط بہ آمد رکھے ہوئے ہیں۔ جو کہ مخیر احباب کی خدمت میں تحریک کر کے حاصل کئے جاتے ہیں۔ اس لئے درخواست ہے کہ جماعتیں اور صاحبِ حیثیت احباب " نشر و اشاعت " کے اس مبارک کام میں حصہ لے کر عند اللہ ماجور ہوں۔ جملہ رقوم امانت نشر و اشاعت میں محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام بھجوائی جائیں ۞

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

درخواستِ دعا

(۱) مکرمہ ثروت جبین صاحبہ بنت مکرم صاحب داد خان صاحب مرحوم کانپور دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔ موصوفہ نے درویش فنڈ میں ۲۰/- روپے، شادی فنڈ میں ۱۰/- روپے صدقہ ۲/- روپے اور اعانت بدر میں ۱۰/- روپیہ ادا فرمائے ہیں۔ جزاھا اللہ تعالیٰ۔

(۲) مکرمہ شکیلہ پروین صاحبہ بنت مکرم محمد اسمٰعیل صاحب صدیقی کانپور نے امسال انٹر کا امتحان دیا ہے۔ نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔ موصوفہ نے درویش فنڈ میں مبلغ ۱۰/- روپے ادا کئے ہیں۔ جزاھا اللہ تعالیٰ۔

خاکسار: فرید احمد، انسپکٹر وقفِ جدید قادیان

اِمامِ مہدیؑ کا بر وقت ظہور (بقیہ اداریہ صفحہ ۲)

آپ کے ذریعہ جو برگزیدہ جماعت قائم ہوئی اور اس جماعت نے جس طور سے دینِ اسلام کی خدمت اور مخلوقِ خدا کی ہمدردی اور اس کو سچے خدا کی طرف بلانے، اُن کے دلوں میں پاک محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی محبت پیدا کرنے میں جو زبردست کامیابی حاصل کی ہے وہ نہ صرف برِّصغیر ہند و پاکستان میں نمایاں طور پر مشاہدہ کی جا سکتی ہے بلکہ بیرونی ممالک میں بھی اس کی روشن مثالیں موجود ہیں۔ برِّاعظم افریقہ کے متعدد ممالک میں تو لاکھوں لاکھ نفوس کی آبادیاں زبانِ حال سے اس رُوحانی انقلاب کی مُنہ بولتی تصویر اور اس مقصدِ بعثت کے پُورا ہونے کی زبردست تصدیق ہیں۔

حضرت مسیح پاک علیہ السّلام نے بالکل سچ فرمایا کہ اس وقت ابناءِ دُنیا کی زبانوں پر تو بہت کچھ ہے۔ یعنی وہ اپنی طرف سے بلند بانگ دعاوی کے لحاظ سے تو کسی سے پیچھے رہنا نہیں چاہتے، لیکن عمل کے میدان میں ان کے دامن بالکل خالی ہیں۔ اِس کے برعکس جماعتِ احمدیہ کی عملی حالت اس کے افراد کی ذاتی نیکی اور اصلاح بمقابلہ دیگر اسلامی فرقوں اور دیگر مذاہب کے ماننے والوں کے ایک نمایاں فرق پیش کرتی ہیں۔ جب ہم ان سب باتوں کا تقابلی مطالعہ کرتے ہیں تو یہ بات کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ مقدس بانیٔ سلسلۂ احمدیہ کا دعویٰ وقت کے عین مطابق تھا۔ اور آپؑ کے ذریعہ وہ رُوحانی انقلاب بھی آرہا ہے جس کے لئے آپؑ کی بعثت ہوئی۔

پس مبارک ہے وہ شخص جو حالاتِ زمانہ اور اس میں رُونما ہونے والے عظیم رُوحانی انقلاب کا بغور مطالعہ کر کے اپنے خیالات و نظریات اور عملی زندگی میں تبدیلی لانے کی طرف متوجہ ہوتا ہے ———!!

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ۔

اظہارِ تشکر و درخواستِ دعا: میری چھوٹی لڑکی عزیزہ نعیمہ اختر نے بی۔ اے فائنل امتحان میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اعلیٰ نمبرات حاصل کر کے فرسٹ ڈویژن میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ الحمد للہ۔ اور اب ایم۔ اے میں داخلہ لے رہی ہیں۔ مَیں جملہ بزرگان و احبابِ جماعت سے دُعا کی درخواست کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ اگلے امتحان میں بھی میری لڑکی کو نمایاں کامیابی عطا کرے۔ اور دینی و دنیوی نعمتوں سے نوازے۔ اس خوشی میں مَیں اعانتِ بدر میں پانچ روپے اور شکرانہ فنڈ میں پانچ روپیہ ادا کر رہی ہوں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین۔ خاکسار: کبریٰ بیگم نگران ناصرات۔ حیدر آباد۔

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
PHONES:- 52325 / 52686 P.P.
ویرائٹی
چپّل پروڈکٹس کانپور
مکھنیا بازار ۴۲/۲۹
پائیدار بہترین ڈیزائن پر
لیدر سول اور ربر شیٹ کے سینڈل
زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز

ہر قسم اور ہر ماڈل
کے موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت
اور تبادلہ کیلئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے!
آٹو ونگس
AUTOWINGS,
32 SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY,
MADRAS – 600004. PHONE:- 76360.

رمضان المبارک میں
صدقہ وخیرات اور فدیۃ الصیام کی ادائیگی

از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان

جماعت مومنین کے لئے ایک بار پھر اُن کی زندگیوں میں رمضان المبارک آرہا ہے۔ اللہ تعالےٰ سے دُعا ہے کہ وہ سب کو اس ماہِ صیام کی برکات سے وافر حصّہ عطا فرمائے۔ ان کے روزے اور دیگر عبادات مقبول ہوں۔

قرآن کریم اور احادیث نبویہؐ کے مطابق رمضان المبارک میں کثرت سے صدقہ وخیرات کرنا چاہیئے۔ اس سلسلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوۂ حسنہ ہمارے سامنے ہے کہ آپ رمضان المبارک میں تیز رفتار آندھی سے بھی بڑھ کر صدقہ وخیرات فرمایا کرتے تھے۔

رمضان شریف کے مبارک مہینہ میں ہر عاقل بالغ اور صحت مند مسلمان مرد اور عورت کیلئے روزہ رکھنا فرض ہے۔ روزے کی فرضیت ایسی ہی ہے جیسے دیگر ارکانِ اسلام کی۔ البتہ جو مرد وعورت بیمار ہو نیز ضعفِ پیری یا کسی دوسری حقیقی معذوری کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکتا ہو۔ اُس کو اسلامی شریعت نے فدیۃ الصیام ادا کرنے کی رعایت دی ہے۔ اصل فدیہ تو یہ ہے کہ کسی غریب محتاج کو اپنی حیثیت کے مطابق رمضان المبارک کے ہر روزے کے عوض کھانا کھلایا جائے۔ اور یہ صورت بھی جائز ہے کہ نقدی یا کسی اَور طریق سے کھانے کا انتظام کر دیا جائے۔ تا وہ رمضان المبارک کی برکات سے محروم نہ رہیں۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک فرمان کے مطابق تو روزہ داروں کو بھی جو استطاعت رکھتے ہوں فدیۃ الصیام دینا چاہیئے تا اُن کے روزے مقبول ہوں۔ اور جو کمی کسی پہلو سے اُن کے اِس نیک عمل میں رہ گئی ہے وہ اس زائد نیکی کے صدقے پُوری ہو جائے۔

پس ایسے احباب جماعت جو مرکز سلسلہ قادیان میں جماعتی نظام کے تحت اپنے صدقات اور فدیۃ الصیام کی رقوم مستحق غرباء اور مساکین میں تقسیم کرانے کے خواہشمند ہوں وہ ایسی جملہ رقوم "امیر جماعت احمدیہ قادیان" کے پتہ پر ارسال فرمائیں۔ انشاء اللہ ان کی طرف سے اس کی مناسب تقسیم کا انتظام کر دیا جائے گا۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو رمضان شریف کی برکات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھانے کی توفیق دے اور سب کے روزے اور دیگر عبادات قبول فرمائے۔ آمین ۔

مرزا وسیم احمد
امیر جماعتِ احمدیہ قادیان

۷۷-۱۹۷۶ء میں
لازمی چندہ جات سو فیصد ادائیگی کرنے والی کچھ اور جماعتیں!

نظارت ہذا کی طرف سے لازمی چندہ جات سو فیصد ادا کرنے والی جماعتوں کی ایک فہرست اخبار بدر مورخہ ۲۶/۵ میں شائع کروائی گئی تھی۔ اس میں مندرجہ ذیل جماعتوں کا نام درج ہونے سے رہ گیا تھا۔

(۱) جماعتِ احمدیہ کوڈالی (کیرالہ) (۲) جماعتِ احمدیہ ناصر آباد (کشمیر)

جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

ناظر بیت المال آمد۔ قادیان

ہفتہ قرآن مجید

تمام احباب جماعت وعہدیداران ومبلغین کرام ومعلمین صاحبان کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سال ۱۳۵۶ ہش (۱۹۷۷ء) کے لئے ہفتہ قرآن مجید ۴ وفا (جولائی) تا ۱۰ وفا (جولائی) منانے کا پروگرام ہے لہذا تمام جماعتیں اپنے ہاں قرآن پاک کی شایانِ شان مجالس قائم کریں اور قرآن مجید کی تعلیمات کی روشنی میں مختلف عنوانات پر تقاریر کی جائیں اور اپنی زندگیوں کو قرآنی تعلیمات کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کی تلقین کی جاتی ہے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ خلیفۃ المسیح الثالث کی شدید خواہش ہے کہ قرآن کریم کو رُوئے زمین پر پھیلایا جائے۔ لہذا اشاعتِ قرآن کے سلسلہ میں یہ ہفتہ سابقہ روایات کے مطابق پُوری شان اور اہتمام سے منایا جائے۔ اور اس کی رپورٹیں دفتر ہذا میں ارسال کی جائیں۔ اللہ تعالیٰ تمام احباب کو قرآنی منشاء کے مطابق زندگی گزارنے کی توفیق دیتا چلا جائے۔

عنوانات، جماعتیں خود تجویز کر سکتی ہیں۔ مثلاً :-

۱۔ ضرورتِ قرآن مجید ۳۔ تعلیماتِ قرآنی کا خلاصہ۔
۲۔ قرآن مجید کا پیش کردہ پاکیزہ معاشرہ۔ ۴۔ اُخروی زندگی از رُوئے قرآن۔
۵۔ تلاوتِ قرآن کی برکات۔ ۶۔ فضائل قرآن مجید۔ وغیرہ۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید کی برکات سے سب کو وافر حصّہ عطا فرمائے۔ آمین ۔

ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان

تحریک جدید اور عالمگیر غلبۂ اسلام

اس زمانہ میں اسلام کی تکمیلِ اشاعت ہو کر اس کا رُوحانی عالمگیر غلبہ ہونا تقدیرِ الٰہی ہے۔ اس بارے میں نوشتے لامحالہ پُورے ہوں گے۔ کیا ہی خوش قسمت ہے وہ انسان جو اِس تقدیرِ الٰہی کو پورا کرنے والوں میں شمار ہو۔ احمدیت کی مستقبلِ قریب کی ترقی کے مقابل ہماری ناچیز مالی قربانیاں ایسی ہیں جیسے لہو لگا کر شہیدوں میں شامل ہونا۔ اللہ تعالےٰ کے دیئے ہوئے مال میں سے وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ کے مطابق ہم یہ چندے ادا کرتے ہیں۔ اس بارے میں ہمارا قدم ہر سال آگے بڑھنا چاہیئے۔ سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں کروڑوں روپے سے لاکھوں مبلغین کی ضرورت ہے۔ (الفضل ۲۸/۵/۵۹)

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ :-

"مومن اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ تمام نعمتوں اور قوتوں کو اس کی رضا کے حصُول کے لئے خرچ کرتے ہیں۔ اور ہر نیا سال ..... خواہ اپنے ساتھ کتنی ہی آزمائشیں لائے مومن ہر حالت میں خدا تعالیٰ پر توکّل رکھتے ہوئے قربانیوں کے میدان میں آگے ہی آگے بڑھتا چلا جاتا ہے۔"

(اخبار احمدیہ لندن بابت مئی ۱۹۷۷ء صفحہ اوّل)

سو احباب اور جماعتوں کو خاطر خواہ توجہ دینی چاہیئے۔ تحریکِ جدید کے سالِ رواں کے سات ماہ گذر چکے ہیں۔ لیکن ابھی تک بعض جماعتوں کے وعدے تک مرکز میں نہیں آئے۔ اور متعدد جماعتوں کے وعدے تدریج کے مطابق وصُول نہیں ہوئے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اپنے فرائض ادا کرنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین ۔

وکیل المال تحریکِ جدید قادیان

اعلان بابت مکرم رئیس الدین صاحب ساکن امروہہ

محترمہ امۃ الکریم صاحبہ نزیل حیدر آباد (آندھرا) کے مقدمہ بخلاف مکرم رئیس الدین صاحب ولد مکرم سلیم احمد صاحب ساکن امروہہ (یوپی) کے سلسلہ میں نظامتِ قضاء قادیان کو مکرم رئیس الدین صاحب کی طرف سے قضاء کی چٹھیوں کے جواب نہیں آرہے۔ اور ان سے ایک عریضہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں تحریر کیا تھا۔ اس بارے میں حضور کی ہدایت کی بھی اطلاع اُن کو دی گئی ہے ...... مکرم رئیس الدین صاحب کے بارے محترم صدر صاحب جماعت احمدیہ امروہہ اور ان کے ایک رشتہ دار سے ان کا پتہ کیا گیا ہے۔ ان کے موجودہ ایڈریس کا علم نہیں۔ وہ امروہہ میں موجود نہیں۔ چونکہ عام ذرائع سے ان کو اطلاع نہیں کی جا سکتی اس لیے بذریعہ اعلان ہذا ان کو اطلاع کی جاتی ہے کہ وہ آخر جولائی ۱۹۷۷ء تک اپنے ایڈریس سے نظامتِ قضاء قادیان کو مطلع کریں اور چٹھیوں کا جواب دیں تا کہ اس مقدمہ کی سماعت کی جا سکے۔

ناظم دار القضاء۔ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان (پن ۱۴۳۵۱۶) مورخہ ۳۰ جون ۱۹۷۷ء رجسٹرڈ نمبر پی / جی ڈی پی - ۳